

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَعْدَائِكُمْ وَكَفَى
 بِاللَّهِ وَلِيًّا وَكَفَى بِاللَّهِ نَصِيرًا. أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ.
 وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ.

قادیانی عقائد

جن کی بنیاد پر 1974ء میں ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کے تاریخی فیصلہ (1993 SCMR 1718) کی رو سے کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہلوا سکتا اور نہ ہی اپنے مذہب کی تبلیغ کر سکتا ہے۔ خلاف ورزی کی صورت میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ C-295 اور C-298 کے تحت سزائے موت کا مستوجب ہے۔ اس کے باوجود قادیانی آئین، قانون اور عدالتی فیصلوں کا مذاق اڑاتے ہوئے خود کو مسلمان کہلاتے، اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے، گستاخانہ لٹریچر تقسیم کرتے، شعائر اسلامی کا تحقیر اڑاتے اور اسلامی مقدس شخصیات و مقامات کی توہین کرتے ہیں۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ قادیانیوں کی ان قانون شکن سرگرمیوں پر قانون نافذ کرنے والے ادارے بجرمانہ غفلت اور خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں جس سے بعض اوقات لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے۔ نقل کفر، کفر نہ باشد کے مصداق، آئیے بوجھل دل کے ساتھ روح فرسا قادیانی عقائد پر ایک نظر ڈالتے ہیں جنہیں پڑھ کر کلیجیا جھٹکنے کو آتا، دل کلزے نکلے ہوتا، آنکھیں خون کے آنسو روتیں، سینہ جھلٹی ہوتا، روح میں زہر آلود شتر چیختے اور دماغ مفلوج ہوتا محسوس ہوتا ہے۔ آنسو صد آنسو! اسلام کے نام پر حاصل کیے جانے والے ملک میں ایسے گستاخانہ، دل آزار اور کفریہ عقائد کی سرعام تبلیغ و تشہیر ہوتی ہے!!!

ترتیبین خالد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نکار نہ صاحب۔ فون: 056-2874812

www.endofprophethood.com

فہرست

- 5 اللہ تعالیٰ کی توہین
- 10 حضور نبی کریم حضرت محمد ﷺ کی توہین
- 26 انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین
- 30 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین
- 39 حضرت مریم علیہا السلام کی توہین
- 41 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وائل بیت اللہ کی توہین
- 47 قرآن و سنت کی توہین
- 52 حریم شریفین کی توہین
- 54 اولیاء عظام رضی اللہ عنہم و علماء کرام رضی اللہ عنہم کی توہین
- 56 مسلمانوں کو گالیاں اور کفر کا فتویٰ
- 59 مسلمانوں سے معاشرتی بائیکاٹ

توجہ فرمائیں

اس پمفلٹ میں موجود کسی بھی حوالہ کی تصدیق کے لیے
آپ براہ راست خط لکھ کر اس کا اصل عکس منگوا سکتے ہیں۔

ختم نبوت اسلام کی اساس اور اہم ترین بنیادی عقیدہ ہے۔ دین اسلام کی پوری عمارت اس عقیدہ پر کھڑی ہے۔ یہ ایک ایسا حساس عقیدہ ہے کہ اس میں شکوک و شبہات کا ذرا سا بھی رخنہ پیدا ہو جائے تو ایک مسلمان نہ صرف اپنی متاع ایمان کھو بیٹھتا ہے بلکہ وہ حضرت محمد ﷺ کی امت سے بھی خارج ہو جاتا ہے۔ ایمان و ہدایت محض نبی کریم ﷺ کو سچا جاننے کا نام نہیں بلکہ آپ ﷺ کو صادق و مصدوق سمجھنے اور آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کو آخری تسلیم کرنا، ایمان و ہدایت کی بنیاد ہے۔ قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات مبارکہ اور حضور نبی کریم ﷺ کی تقریباً دو سو احادیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت تک اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اس سے انکار یقیناً کفر و ارتداد ہے جس سے کوئی تاویل نہیں بچا سکتی۔ صحابہ کرام سے لے کر آج تک امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کا منکر وہی شخص ہو سکتا ہے جو حضور نبی کریم ﷺ کی نبوت پر ایمان نہ رکھتا ہو کیونکہ اگر یہ شخص آپ ﷺ کی رسالت کا قائل ہوتا تو جن چیزوں کی آپ ﷺ نے خبر دی ہے، ان میں آپ ﷺ کو سچا سمجھتا۔ جن دلائل اور طریق تو اترے آپ کی رسالت، نبوت اور دعوت ہمارے لیے ثابت ہوئی ہے، ٹھیک اسی درجہ کے تو اترے یہ بات بھی ثابت ہوئی ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہ ہوگا اور جس شخص کو اس ختم نبوت میں شک ہو۔ اسے خود رسالت محمدی ﷺ میں بھی شک ہوگا۔

مسلمانان عالم کا حضور نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے پر اجماع اور عقیدہ جہاد 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد اسلام دشمن طاقتوں بالخصوص انگریزوں کے لیے سوہان روح بنا ہوا تھا اور ہے۔ ان کی شدید خواہش تھی اور ہے کہ کسی طرح کوئی ایسا اہتمام ہو جائے کہ مسلمانوں کے دل سے حضور نبی کریم ﷺ کی محبت و عقیدت اور جہاد کی روح دونوں ختم ہو جائیں، اب چونکہ ایک نبی کے حکم میں ترمیم و ترمیم دوسرے نبی کے ذریعے ہی سے ہوتی ہے۔ چنانچہ حکومت برطانیہ کی سرپرستی اور لالچ پر سیا لکوٹ کی ضلع کچھری کے ایک فٹشی مرزا قادیانی نے اپنے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہ بد بخت گورداسپور (بھارت) کی تحصیل بٹالہ کے ایک گاؤں قادیان کا رہنے والا تھا۔ آنجناب مرزا قادیانی نے پہلے خود کو عیسائیت اور ہندو مخالف مناظر کی حیثیت سے متعارف کروایا اور مسلمانوں کی جذباتی اور نفسیاتی ہمدردیاں حاصل کیں۔ پھر مجدد، محدث، امتی نبی، ظلی نبی، بروزی نبی، مثیل مسیح اور مسیح موعود کا دعویٰ کرتے ہوئے انجام کار باقاعدہ امر و نہی کے حامل ایک صاحب شریعت نبی ہونے کے ادعا تک جا پہنچا۔ یعنی باقاعدہ نبی و رسول ہونے کا دعویٰ کیا حتیٰ کہ اعلان کیا کہ وہ خود ”محمد رسول اللہ“ ہے۔ (نعوذ باللہ) پھر اس کے بیٹے

مرزا بشیر احمد نے کہا کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کی شکل میں دوبارہ ”محمد رسول اللہ ﷺ“ کو بھیجا۔ مزید کہا کہ مرزا قادیانی خود ”محمد رسول اللہ“ ہے جو شاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں آیا۔ اس لیے ہمیں کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اب کلمہ طیبہ میں ”محمد رسول اللہ“ سے مراد مرزا قادیانی ہے۔ یہ قادیانی عقیدہ مرزا قادیانی کے ایک خاص مرید قاضی ظہور الدین اکمل نے اپنی ایک نظم میں پیش کیا۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں“
قاضی اکمل نے مندرجہ بالا نظم لکھ کر ایک قطعہ کی صورت میں مرزا قادیانی کو پیش کی۔ مرزا قادیانی نے اس نظم کو پڑھ کر بے حد خوشی کا اظہار کیا اور اسے اپنے ساتھ گھر لے گیا۔

قادیانی، آنجنابی مرزا قادیانی کو ”محمد رسول اللہ“، اس کی بد قماش بیوی کو ”ام المؤمنین“، اس کی عیاش بیٹی کو ”سیدۃ النساء“، اس کے گھٹیا خاندان کو ”اہل بیت“، اس کے گماشتوں کو ”صحابہ کرام“، اس کی نام نہاد وحی والہامات کو ”قرآن مجید“، اس کی بیہودہ گفتگو کو ”احادیث رسول“، اس کے ناپاک شہر قادیان کو ”مکہ“، ربوہ کو ”مدینہ“ اور اس کے مرگٹ کو ”جنت البقیع“ قرار دیتے ہیں۔

نہایت قابل غور بات یہ ہے کہ 1993ء میں قادیانی قیادت نے سپریم کورٹ آف پاکستان میں رٹ دائر کی اور اس میں موقف اختیار کیا گیا کہ انھیں خود کو مسلمان کہلوانے، اپنے مذہب کی تبلیغ و تشہیر کرنے، لٹریچر تقسیم کرنے اور سرعام جلسے وغیرہ منعقد کرنے کی اجازت دی جائے۔ دوران مقدمہ جب مسلمان وکلاء نے مرزا قادیانی، اس کے بیٹوں اور مریدوں کی کتب سے مذکورہ بالا گستاخانہ اور کفریہ عبارات پیش کیں تو جج حضرات انھیں دیکھ کر سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔ انھوں نے متفقہ طور پر اپنے فیصلے میں قادیانیوں کو اپنی تبلیغی سرگرمیوں سے روکتے ہوئے لکھا کہ ہر قادیانی شعائر اسلامی کی توہین اور اپنے کفریہ عقائد کی بناء پر ”مسلمان رشدی“ ہے۔ سب جانتے ہیں کہ مسلمان رشدی بدنام زمانہ گستاخ رسول اور واجب القتل ہے۔ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں مزید لکھا کہ اگر قادیانیوں نے اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے کی کوشش کی تو انتظامیہ ان کی جان اور مال کی ضمانت نہیں دے سکتی۔ کیونکہ کوئی مسلمان ایسی دل آزار تحریریں پڑھنے کے بعد اپنے غصہ پر قابو نہیں رکھ سکتا۔ کیونکہ اس کا مشتعل ہونا اور طیش میں آنا ایک فطری بات ہے اور یہ چیز لاء اینڈ آرڈر کا موجب بن سکتی ہے جس کے نتیجہ میں جان و مال کا نقصان ہو سکتا ہے۔ اس کے باوجود قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہتے، اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے اور گستاخانہ لٹریچر شائع کرتے ہیں۔ ہر مسلمان کا قانونی اور مذہبی فریضہ ہے کہ قادیانیوں کی ارتدادی اور شرانگیز سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے اور اگر کوئی قادیانی ایسا کرتا نظر آئے تو

معززین علاقہ کے ہمراہ متعلقہ تھانہ میں جا کر تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295/C اور 298/C کے تحت قادیانیوں کے خلاف مقدمہ درج کروائے..... آئیے بوجھل دل کے ساتھ قادیانیوں کی گستاخانہ تحریروں پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی توہین

اللہ تعالیٰ تمام کائناتوں اور جہانوں کا واحد حقیقی خالق و مالک اور پروردگار ہے۔ وہ وحدہ لا شریک ہے۔ وہ زندگی، رزق اور موت بلکہ دنیا و آخرت کی ہر چیز پر قادر مطلق ہے۔ وہ سب جہانوں کو پالنے والا ہے۔ سب تعریفیں صرف اسی کے لیے ہیں۔ وہ سب سے بڑا ہے۔ اس کی ذات ہر عیب و نقص سے پاک ہے۔ اس کا کوئی ہمسریا برابری کرنے والا نہیں۔ وہ یکتا و یگانہ ہے۔ اسے کسی نے جنم نہیں دیا اور نہ ہی اس نے کسی کو جنم دیا۔ وہ ہر ایک چیز سے بے نیاز ہے۔ وہی عبادت کے لائق ہے۔ کسی صفت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ بے نظیر و بے مثل ہے۔ وہ حی و قیوم ہے۔ اسے نیند آتی ہے نہ ادغم۔ وہ تھکتا بھی نہیں۔ وہ نہایت رحیم و کریم ہے۔ اس کا باب رحمت کبھی بند نہیں ہوتا۔ اس کا غضب محدود اور رحمت لامحدود ہے۔ ایک ماں کو اپنے بچے سے جس قدر محبت ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اس سے ستر گنا زیادہ اپنے بندوں سے پیار کرتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اپنے منکروں کو بھی مایوس نہیں کرتا۔ وہ ستار العیوب ہے۔ وہ ہمارا اصل محافظ و نگہبان ہے۔ زندگی، موت، صحت، بیماری، عزت، ذلت، امیری، غریبی سب اسی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ اپنے بندوں کو بن مانگے عطا کرتا ہے۔ وہ ہر پکارنے والے کی پکار سنتا ہے۔ وہ ہر انسان کی رگ گردن سے بھی زیادہ قریب ہے۔ وہ دعاؤں اور خواہشات کو پورا کرتا ہے۔ وہ بخشنے والا، رحم کرنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔ وہ کن کہتا ہے تو ہر چیز جو وہ چاہتا ہے، خود بخود وجود میں آ جاتی ہے۔ کائنات کے ذرے ذرے پر اس کی حکومت ہے۔ رات کی تاریکی ہو یا دن کا اجالا، وہ ہر چیز سے عظیم و خیر اور وسیع و بصیر ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اس کی ذات، صفات اور کمالات لامحدود، بے پایاں اور بے چوں ہیں۔ پوری کائنات میں صرف اس کی تجلیات کا ظہور ہے۔ وہی اول و آخر اور وہی ظاہر و باطن ہے۔ اس کی عظمت و جلال انسانی عقل میں نہیں آ سکتا۔ صد شکر کہ اس نے بغیر کسی محنت و کوشش کے ہمیں ایمان و اسلام کی نعمت کے علاوہ دیگر بے شمار نعمتوں سے نوازا۔ لیکن قادیان کے دہقان جھوٹے مدعی نبوت آنجمنی مرزا قادیانی نے جس دیدہ دلیری سے خالق ارض و سماء کے بارے میں ہرزہ مرانی کی اور اپنی خود ساختہ نبوت کے ثبوت کے لیے اللہ تعالیٰ کے متعلق خرافات کا پلندہ گھڑا ہے، اسے پڑھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے۔ ایسے عقائد

مرزائی جماعت کی نامرادی کا سب سے بڑا ثبوت ہیں۔ دل پر ہاتھ رکھ کر ان خرافات کو پڑھیں اور زبان سے استغفار کریں۔

اللہ تعالیٰ کے بے شمار ہاتھ پیر

”قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لاتجا عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریخیں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔“

(توضیح مرام، صفحہ 42، مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 90 از مرزا قادیانی)

اللہ کی زبان پر مرض

”کیا کوئی عقلمند اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ پھر بعد اس کے یہ سوال ہوا کہ کیوں نہیں بولتا۔ کیا (اس کی) زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گئی ہے۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 144 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 312 از مرزا قادیانی)

اللہ اور چور

”وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے، اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔“

(تجلیات الہیہ صفحہ 4، مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 396 از مرزا قادیانی)

قادیان میں خدا

”ایک بار مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ خدا قادیان میں نازل ہوگا، اپنے وعدہ کے موافق۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 358، طبع چہارم از مرزا قادیانی)

سچا خدا

”سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔“

(دافع البلاء صفحہ 11، مندرجہ روحانی خزائن نمبر 18 صفحہ 231 از مرزا قادیانی)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ سچے خدا کی نشانی صرف یہ ہے کہ اس نے مرزا قادیانی کو قادیان میں رسول بنا کر بھیجا ہے اور اگر مرزا قادیانی رسول نہیں ہے تو پھر خدا کی سچائی مکھوک ہے۔ (نعوذ باللہ)

اولاد کی طرح ہے

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ مجھ پر وحی نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا:

”انت منی بمنزلہ اولادی“

”(اے مرزا) تو میرے نزدیک میری اولاد کی طرح ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم ص 345 از مرزا قادیانی)

میں خود خدا ہوں

□ ”ورایتی فی المنام عین اللہ وتیقنت انی ہو“

ترجمہ ”میں (مرزا قادیانی) نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ میں نے یقین کر

لیا کہ میں وہی ہوں۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 564، مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 564 از مرزا قادیانی)

□ ”میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔“

(کتاب البریہ صفحہ 85، مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 103 از مرزا قادیانی)

اللہ مرد، مرزا عورت؟

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی

حالت آپ پر اس طرح ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا، سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے۔“

(اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر 34، از قاضی یار محمد قادیانی مرید مرزا قادیانی)

اللہ تعالیٰ کی ذات باریکات پر اس سے بڑھ کر کمینہ حملہ اور ادا باشانہ بہتان اور کیا ہو سکتا

ہے۔ نعوذ باللہ، خدا تعالیٰ کی ذات اقدس بھی مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں سے نہ بچ سکی۔ ایسا

فاسد خیال اور لغو عقیدہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک کسی بھی گستاخ، منہ پھٹ اور زبان

دراز سے نہیں سنا گیا۔ چونکہ مرزا قادیانی کا مرید اس سانحہ پر اصرار کرتا ہے۔ ممکن ہے کہ شیطان نے

ایک انتہائی بارع اور وجیہہ لورانی شخصیت کے روپ میں مرزا قادیانی کو درغلا پھسلا کر رجولیت کی

طاقت کا اظہار (یعنی جنسی بد فعلی) کیا ہوا اور پھر مرزا قادیانی نے اسے اللہ تعالیٰ سے منسوب کر دیا ہو۔

جب سے یہ دنیا قائم ہوئی ہے، آج تک کسی شخص نے بھی اللہ تعالیٰ پر ایسا بے ہودہ، گھٹیا اور بدترین

کفریہ الزام نہیں لگایا۔ یہ ذلت و رسوائی صرف مرزا قادیانی کو ہی نصیب ہوئی، جس کا نقد انعام اسے

دنیا میں لیٹرین میں عبرتاک موت کی صورت میں ملا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

حاملہ

□ ”اُس (اللہ تعالیٰ) نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ

براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں، میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما

پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 496 میں درج ہے۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفع کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں، بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے، مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔“

(کشتی نوح صفحہ 47، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا قادیانی)

□ ”خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر نفع روح کا الہام کیا۔ پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا تھا۔ فاجاءها المخاض التي جذع النخلة قالت يا ليتني مت قبل هذا و كنت نسياً منسياً۔ یعنی پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے۔ درد زہ تیر کھجور کی طرف لے آئی۔“

(کشتی نوح ص 48 مندرجہ روحانی خزائن ج 19 ص 51 از مرزا قادیانی)

خدا سے نہانی تعلق

”در حقیقت میرے اور میرے خدا کے درمیان ایسے باریک راز ہیں جن کو دنیا نہیں جانتی اور مجھے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے جو قابل بیان نہیں۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص 63 مندرجہ روحانی خزائن ج 21 ص 81 از مرزا قادیانی)

اللہ تعالیٰ کے دستخط

”ایک دفعہ تمثیلی طور پر مجھے خدا تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور میں نے اپنے ہاتھ سے کئی پیش گوئیاں لکھیں جن کا یہ مطلب تھا کہ ایسے واقعات ہونے چاہئیں تب میں نے وہ کاغذ دستخط کرانے کے لیے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا اور اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تاثر کے سرخی کے قلم سے اس پر دستخط کیے اور دستخط کرنے کے وقت قلم کو چھڑکا جیسا کہ جب قلم پر زیادہ سیاہی آ جاتی ہے تو اسی طرح پر جھاڑ دیتے ہیں۔ اور پھر دستخط کر دیئے اور میرے پر اس وقت نہایت رقت کا عالم تھا، اس خیال سے کہ کس قدر خدا تعالیٰ کا میرے پر فضل اور کرم ہے کہ جو کچھ میں نے چاہا، بنا تو وقف اللہ تعالیٰ نے اس پر دستخط کر دیئے۔ اور اسی وقت میری آنکھ کھل گئی اور اس وقت میاں عبداللہ سنوری مسجد کے حجرہ میں میرے پیر دبار ہا تھا کہ اس کے رو برو غیب سے سرخی کے قطرے میرے کرتے اور اس کی ٹوپی پر گرے اور عجیب بات یہ ہے کہ اس سرخی کے قطرے گرنے اور قلم کے جھاڑنے کا ایک ہی وقت تھا، ایک سیکنڈ کا بھی فرق نہ تھا۔ ایک غیر آدمی اس راز کو نہیں سمجھے گا اور شک کرے گا کیونکہ اس کو صرف ایک خواب کا معاملہ محسوس ہوگا۔ مگر جس کو روحانی امور کا علم ہو وہ اس میں شک نہیں کر سکتا۔ اسی طرح خدا نیست سے ہست کر سکتا ہے۔ غرض میں نے یہ سارا قصہ میاں عبداللہ کو سنایا اور اس وقت میری آنکھوں سے

آنسو جاری تھے۔ عبد اللہ جو ایک روایت کا گواہ ہے، اس پر بہت اثر ہوا اور اس نے میرا کرتہ بطور تبرک اپنے پاس رکھ لیا جو اب تک اس کے پاس موجود ہے۔“
(ہقیقۃ الوحی صفحہ 255، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 267 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی، اللہ کے ساتھ ایک پلنگ پر

”میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت وسیع اور مصطفیٰ مکان ہے، اس میں ایک پلنگ بچھا ہوا ہے اور اس پر ایک شخص حاکم کی صورت میں بیٹھا ہے۔ میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ احکم الحاکمین یعنی رب العالمین ہیں اور میں اپنے آپ کو ایسا سمجھتا ہوں، جیسے حاکم کا کوئی سررشتہ دار ہوتا ہے۔ میں نے کچھ احکام قضا و قدر کے متعلق لکھے ہیں اور ان پر دستخط کرانے کی غرض سے ان کے پاس لے چلا ہوں۔ جب میں پاس گیا تو انھوں نے مجھے نہایت شفقت سے اپنے پاس پلنگ پر بٹھا لیا۔ اس وقت میری ایسی حالت ہو گئی کہ جیسے ایک بیٹا اپنے باپ سے پھڑا ہوا سا لہا سال کے بعد ملتا ہے اور قدرتا اس کا دل بھرا آتا ہے یا شاید فرمایا اس کو رقت آ جاتی ہے اور میرے دل میں اس وقت یہ بھی خیال آیا کہ یہ احکم الحاکمین یا فرمایا رب العالمین ہیں اور کس محبت اور شفقت سے انھوں نے مجھے اپنے پاس بٹھا لیا ہے اس کے بعد میں نے وہ احکام جو لکھے تھے، دستخط کرانے کی غرض سے پیش کیے۔“
(سیرت المہدی ج 1 ص 82 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

اللہ تعالیٰ کی تعزیت

”میں اس بات کو فراموش نہیں کروں گا کہ میرے والد صاحب کی وفات کے وقت خدا تعالیٰ نے میری عزا پر سی کی اور میرے والد کی وفات کی قسم کھائی جیسا کہ آسمان کی قسم کھائی۔ جن لوگوں میں شیطانی روح جوش زن ہے وہ تعجب کریں گے کہ ایسا کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدا کسی کو اس قدر عظمت دے کہ اس کے والد کی وفات کو ایک عظیم الشان صدمہ قرار دے کر اس کی قسم کھاوے۔ مگر میں پھر دوبارہ خدائے عز و جل کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ واقعہ حق ہے اور وہ خدا ہی تھا جس نے عزا پر سی کے طور پر مجھے خبر دی اور کہا کہ والسماء والطارق اور اسی کے موافق ظہور میں آیا۔“
(ہقیقۃ الوحی ص 219 مندرجہ روحانی خزائن ج 22 ص 219 از مرزا قادیانی)

اعتراف

”ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے۔ ایسا بذات انسان تو کتوں اور سوزروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص 126 مندرجہ روحانی خزائن ج 21 ص 292 از مرزا قادیانی)

حضور نبی کریم حضرت محمد ﷺ کی توہین

حضور خاتم النبیین علیہ التحیۃ والثناء سے لامحدود اور غیر مشروط محبت و احترام ہر مسلمان کے ایمان کی بنیاد ہے۔ وہ جب تک نبی کریم ﷺ کو اپنے والدین، اولاد، عزیز رشتہ دار، دولت و کاروبار حتیٰ کہ خود اپنی جان سے زیادہ عزیز ترین نہ جانے، مسلمان نہیں کہلوا سکتا۔ یہ قانون، قرون اولیٰ کے صحابہ کرامؓ سے لے کر قیامت کی ساعت اول کے آغاز تک اسلام قبول کرنے والے ہر شخص پر یکساں لاگو ہے۔ اس سے ذرہ برابر روگردانی، رتی بھر انحراف، معمولی لاپرواہی اور ادنیٰ سی بے توجہی بھی ایک مسلمان کو احسن تقویم کی چوٹیوں سے اٹھا کر اسفل السافلین کی اتھاہ گہرائیوں میں گرا دیتی ہے۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ سید الانبیاء اور خاتم النبیین ہیں، آپ ﷺ کا مقام بہت اعلیٰ اور ارفع ہے۔ آپ ﷺ پر قرآن جیسی حکیمانہ کتاب نازل ہوئی، آپ ﷺ کی شریعت گذشتہ تمام شریعتوں کو منسوخ کرتی ہے، قرآن گذشتہ تمام کتابوں کو منسوخ کرتا ہے، آپ ﷺ کی امت تمام امتوں میں افضل ہے، آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے محشر میں مقام محمود، لواء الحمد، حوض کوثر اور جنت میں سب سے اعلیٰ و افضل مقام 'وسیلہ عطا فرمایا ہے، انبیاء و رسل میں آپ ﷺ ہی جنت کا دروازہ کھولیں گے اور سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے، آپ ﷺ کی امت تمام امتوں میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگی، اللہ تعالیٰ نے خود آپ ﷺ کے بلند اخلاق کی شہادت دی ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام ملائکہ آپ ﷺ ہی پر درود و سلام بھیجتے ہیں، اللہ نے آپ ﷺ کو آپ کی دنیوی زندگی ہی میں معراج سے سرفراز کیا، آپ ﷺ کی دیانت و امانت کی شہادت آپ ﷺ کے جانی و بدترین دشمن ابوجہل اور قریش بھی دیتے تھے۔ آپ ﷺ کی صداقت کی شہادت مکہ کے شجر و حجر بھی دیتے تھے، آپ کی شجاعت و بہادری پر غزوہ حنین اور مدینہ کی خوف ناک رات شاہد عدل ہیں، آپ ﷺ کی عفت و پاک دامنی کی شہادت آپ ﷺ کی ازواج مطہرات دیتی ہیں، آپ ﷺ کی عدالت کی شہادت اسامہ کے والد اور چچا دیتے ہیں، آپ ﷺ کے تحمل و بردباری کی گواہی عرب کے بدو، مدینہ کے یہودی اور ثمامہ بن اثال دیتے ہیں، آپ ﷺ کے افضل ترین میزبان ہونے کی شہادت وہ اعرابی دیتا ہے جس نے آپ کے بسترہ و کمرہ کو پاخانہ کی غلاظت سے آلودہ کر دیا تھا، آپ ﷺ کے دینی استقامت کی شہادت اسامہ کی سفارش والا واقعہ دیتا ہے، آپ ﷺ کی شب بیداری و تہجد گزاری کی شہادت آپ کے سوچے ہوئے قدم دیتے ہیں، آپ ﷺ کے حسن عبادت کی شہادت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت دیتی ہے، آپ کے حسن سلوک کے بارے دس سالہ انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کرو، آپ ﷺ کے حسن اخلاق کے بارے معلوم کرنا ہو تو

قرآن کی سورہ القلم کا مطالعہ کرو، آپ ﷺ کے غم و درگزر کا دریا مشاہدہ کرنا ہو تو فتح مکہ کے وقت مکہ کے خون کے پیاسے باسیوں سے دریافت کرو، آپ ﷺ کا مقام و مرتبہ معلوم کرنا ہو تو آیت فلاور بک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم کی تفسیر پڑھو، یہ داخلی شہادت شستے نمونہ از خروارے کے مصداق ہے ورنہ اہل علم نے آپ ﷺ کی سیرت پر کتابوں کے پشارے لگا دیے ہیں، غرض آپ ﷺ کی کس خوبی کا ذکر کریں اور کس کو ترک کریں۔

آپ ﷺ کی شانِ جامعیت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ذات اقدس تمام انبیائے کرام علیہم السلام اور تمام رسولانِ عظام کے اوصاف و محاسن اور فضائل و شمائل کا بھرپور مجموعہ اور حسین مرقع ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کی شخصیت میں آدم علیہ السلام کا خلق، شیث علیہ السلام کی معرفت، نوح علیہ السلام کا جوشِ تبلیغ، لوط علیہ السلام کی حکمت، صالح علیہ السلام کی فصاحت، ابراہیم علیہ السلام کا ولولہ توحید، اسماعیل علیہ السلام کی جاں نثاری، اسحاق علیہ السلام کی رضا، یعقوب علیہ السلام کا گریہ و بکا، ایوب علیہ السلام کا صبر، لقمان علیہ السلام کا شکر، یونس علیہ السلام کی انابت، دانیال علیہ السلام کی محبت، یوسف علیہ السلام کا حسن، موسیٰ علیہ السلام کی کلیسی، یوشع علیہ السلام کی سالاری، داؤد علیہ السلام کا ترنم، سلیمان علیہ السلام کا اقتدار، الیاس علیہ السلام کا وقار، زکریا علیہ السلام کی مناجات، یحییٰ علیہ السلام کی پاکدامنی اور عیسیٰ علیہ السلام کا زہد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے بلکہ یوں کہئے کہ پوری کائنات کی ہمہ گیر سچائی اور ہر خوبی آپ ﷺ کی ذات والا صفات میں سمائی ہوئی ہے۔ ماحصل یہ ہے کہ:

حسن یوسف، دم عیسیٰ، ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنها داری
اور سب کا خلاصہ یہ ہے کہ:

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمنکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

لیکن مسیلمہ کذاب کے جانشین اور ولید بن مغیرہ کی معنوی اولاد جو مجھے مدعی نبوت آنجمنی مرزا قادیانی نے ہمارے پیارے نبی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں جو بکواس کی، اُسے پڑھ کر کلیجیا چھٹنے کو آتا ہے۔ اس کے بے لگام اور گستاخ قلم سے شافع محشر حضور نبی مکرم ﷺ کے متعلق وہ وہ دلخراش عبارتیں نکلیں کہ الامان والحفیظ۔ ایسی جسارت تو ابلیس اعظم علیہ ما علیہ بھی نہ کر سکا۔ اس نے بھی محض اپنی بڑائی کے اظہار کے لیے۔ ”اناخیر منہ“ کی بات کہی۔ لیکن تیرھویں صدی کے دم آخر،

انگریزی استبداد کے زیر سایہ نبوت کا ڈھونگ رچانے والے اس ابلیس مجسم نے اس امام الانبیاء کا کس طرح ذکر کیا، وہ بڑی ہی اندوہناک داستان ہے۔ افسوس کہ گوری اقلیت کے زیر سایہ یہ سب گند اچھالا جاتا رہا اور اب تک بعض بد قسمت اس مردود ازلی سے اپنی عقیدتوں کا رشتہ جوڑے بیٹھے ہیں۔ ہم اس کفر کو دل پر پتھر رکھ کر نقل کر دیتے ہیں۔ آپ بھی ہزار بار استغفار کرتے ہوئے ان ملعون تحریرات کو دیکھ کر مرزائی اور مرزائی نوازوں کو آئینہ دکھائیے۔

قادیانی محمد رسول اللہ

□ ”پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم اس وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔“
 (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 4، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207 از مرزا قادیانی)

□ ”خدا تعالیٰ نے آج سے چھبیس برس پہلے میرا نام براہین احمدیہ میں محمد اور احمد رکھا ہے اور آنحضرت ﷺ کا بروز مجھے قرار دیا ہے۔“

(ہیئۃ الوحی تتمہ صفحہ 67، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 502 از مرزا قادیانی)

□ ”مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی صورت میں۔ میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہے۔ اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا۔ پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی۔ محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی۔“

(ایک غلطی کا ازالہ ص 12 مندرجہ روحانی خزائن ج 10 ص 216 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی خاتم النبیین

□ ”میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت و آخرین منهم لما یلحقوا بہم بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں، میرا نام محمد ﷺ اور احمد ﷺ رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔“
 (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 10، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 212 از مرزا قادیانی)

□ ”مبارک ہے وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بد قسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔“

(کشمی نوح صفحہ 56، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 61 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی تمام نبیوں کا مجموعہ

”میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ابن مریم ہوں، میں محمد ﷺ ہوں۔“
(تمہ حقیقت الوحی صفحہ 521، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 521 از مرزا قادیانی)

قادیان میں محمد رسول اللہ

”اور چونکہ مشابہت نامہ کی وجہ سے مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور نبی کریم ﷺ میں کوئی زوئی (فرق) باقی نہیں کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں جیسا کہ خود مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ صار وجودی وجودہ (دیکھو خطبہ الہامیہ صفحہ 171) اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ حضرت نبی کریم نے فرمایا کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) میری قبر میں دفن کیا جائے گا جس سے یہی مراد ہے کہ وہ میں ہی ہوں یعنی مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم ﷺ سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے جو بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا تاکہ اشاعت اسلام کا کام پورا کرے اور ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلمہ کے فرمان کے مطابق تمام ادیان باطلہ پر اتمام حجت کر کے اسلام کو دنیا کے کونوں تک پہنچا دے تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد ﷺ کو اتارا تاکہ اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اس نے آخرین منہم لما یلحقوا بہم میں فرمایا تھا۔“

(کلمہ الفصل صفحہ 104، 105، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

محمد رسول اللہ کے تمام کمالات مرزا قادیانی میں

”ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے کسی کو بہت، کسی کو کم۔ مگر مسیح موعود کو تو توب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ ﷺ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم ﷺ کے پہلو پہ پہلولا کھڑا کیا۔“

(کلمہ الفصل صفحہ 113، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

قادیانی کلمہ

”ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم ﷺ سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے صار وجودی وجودہ نیز من فرق بینی و بین المصطفیٰ فما عرفنی و ماری اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم

انہیں کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منہم سے ظاہر ہے، پس مسیح موعودؑ خود محمد ﷺ رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے، اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں، ہاں اگر محمد ﷺ رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔“

(کلمۃ الفصل صفحہ 158 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

افصلیت مرزا

”اُس (نبی کریم ﷺ) کے لیے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لیے چاند اور سورج دونوں کا، اب کیا تو انکار کرے گا۔“

(اعجاز احمدی صفحہ 71، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 183 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی پر درود

مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا عقائد و نظریات، جن سے مسلمانوں کو شدید صدمہ پہنچا ہے اور ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں، کے بعد مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی طرح درود و سلام کا مستحق ہے۔ بقول مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ اس پر درود بھیجتا ہے، مرزا قادیانی کے الہامات اور وحیوں پر مشتمل کتاب ”تذکرہ“ (طبع چہارم) کے صفحہ نمبر 661 پر ایک وحی یہ درج ہے۔

□ ”صلی اللہ علیک و علی محمد“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 661، طبع چہارم از مرزا قادیانی)

□ ”اے محمدی ﷺ سلسلہ کے برگزیدہ مسیح تجھ پر خدا کا لاکھ لاکھ درود اور لاکھ لاکھ سلام ہو۔“

(سیرت المہدی جلد سوئم صفحہ 208 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

□ ”سلام علیکم طبتم. نحمدک و نصلی. صلوة العرش الی الفرش“

ترجمہ: (اے مرزا) تم پر سلام تم پاک ہو۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ عرش سے فرش تک تیرے پر درود ہے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 553 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی پر درود و سلام

اے	امام	الوری	سلام	علیک
مہدی	بدر	الدینی	سلام	علیک
احمد	مہدی	عہد	و	عیسیٰ
		محمدی		سلام
		محمدی		علیک

مطلع ہو کے قادیان پہ تو چکا
 ہر شخص الہدیٰ سلام علیک
 تیرے آنے سے سب نبی آئے
 مظہر الانبیاء سلام علیک
 سقہ وحی مہبط جبرئیل
 انتہی سلام علیک
 مانتے ہیں تیری رسالت کو
 اے رسول خدا سلام علیک
 ہے صدق تیرا کلام خدا
 اے میرے میرزا سلام علیک
 تیرے یوسف کا تحفہ صبح و ساء
 ہے درود و دعا سلام علیک

(قاضی محمد یوسف قادیانی کی نظم، روزنامہ افضل قادیان جلد 7 شمارہ نمبر 100 مورخہ 30 جون 1920ء)

اعتراض کا قادیانی جواب

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب اربعین نمبر 2 میں مندرجہ ذیل دعویٰ کیا ہے۔
 ”بعض بے خبر یہ اعتراض بھی میرے پر کرتے ہیں کہ اس شخص کی جماعت اس
 پر فقرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اطلاق کرتے ہیں اور ایسا کرنا حرام ہے۔ اس کا
 جواب یہ ہے کہ میں صحیح موعود ہوں اور دوسروں کا صلوٰۃ یا سلام کہنا تو ایک
 طرف، خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس کو پادے، میرا سلام اس کو
 کہے اور احادیث اور تمام شروح احادیث میں صحیح موعود کی نسبت صدمہ جگہ
 صلوٰۃ و سلام کا لفظ لکھا ہوا موجود ہے۔ پھر جبکہ میری نسبت نبی علیہ السلام نے
 یہ لفظ کہا، صحابہ نے کہا بلکہ خدا نے کہا، تو میری جماعت کا میری نسبت یہ فقرہ
 بولنا کیوں حرام ہو گیا۔“

(اربعین نمبر 2 صفحہ نمبر 6، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 ص 349 از مرزا قادیانی)

نبی کریم ﷺ سورج، مرزا قادیانی چاند

”مگر تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد کی جلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ یعنی اب جلالی
 رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب

برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔“
(اربعین نمبر 4، صفحہ 103، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 445، 446 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی بعینہ محمد رسول اللہ

”اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بتایا اور اس نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا، یہاں تک کہ میرا جود اس کا وجود ہو گیا پس وہ میری جماعت میں داخل ہوا، درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔ اور یہی معنی آخرین منہم کے لفظ کے بھی ہیں جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 171، مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 258، 259 از مرزا قادیانی)

پہلے محمد رسول اللہ سے بڑھ کر

”اور جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکل اور اشد ہے بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 182، مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 271، 272 از مرزا قادیانی)

نبی کریم ﷺ کے تین ہزار معجزات

”مثلاً کوئی شریر انفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے اور حدیبیہ کی پیش گوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وہ وقت اندازہ کردہ پر پوری نہیں ہوئی۔“
(تختہ گولڑویہ صفحہ 67، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 153 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کے 10 لاکھ نشانات

”ان چند سطروں میں جو پیش گوئیاں ہیں، وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں جو اول درجہ پر خارق عادت ہیں۔“

(برایہن احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 72، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 72 از مرزا قادیانی)

نشان اور معجزہ ایک ہی ہے

”امتیازی نشان جس سے وہ شناخت کیا جاتا ہے پس یقیناً سمجھو کہ سچا مذہب اور حقیقی

راست باز ضرور اپنے ساتھ امتیازی نشان رکھتا ہے اور اسی کا نام دوسرے لفظوں میں معجزہ اور کرامت اور خارق عادت امر ہے۔“

(برائین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 63، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 63 از مرزا قادیانی)
نبی کریم ﷺ کے معجزات پر سینکڑوں مستقل کتابیں لکھی گئی ہیں اور ہر معجزہ کو علیحدہ علیحدہ سند متصل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ مرزا قادیانی کے نام نہاد ”صحابہ و تابعین“ کو بھی چاہیے کہ وہ مرزا قادیانی کے دس لاکھ معجزات پر کوئی کتاب لکھ کر دنیا کے سامنے پیش کریں تاکہ دنیا کو مرزا قادیانی کے معجزات کا علم ہو سکے کہ آخر وہ کیا معجزات تھے؟
محمد دیکھنے ہوں جس نے

(از قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی)

”امام اپنا عزیز اس زماں میں
غلام احمد ہوا دارالاماں میں
غلام احمد ہے عرش رب اکرم
مکان اس کا ہے گویا لامکان میں
غلام احمد رسول اللہ ہے برحق
شرف پایا ہے نوع انس و جاں میں
محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں“

(اخبار بدر قادیان 25 اکتوبر 1906ء)

جب اس دلخراش قصیدہ پر اعتراض ہوا تو قادیانی قیادت نے جلتی پرتیل کی طرح جو جواب دیا، وہ نہایت افسوسناک ہے، ملاحظہ فرمائیں۔

”یہ وہ نظم ہے جو حضرت مسیح موعود کے حضور میں پڑھی گئی اور خوشخط لکھے ہوئے قطعے کی صورت میں پیش کی گئی اور حضور سے اپنے ساتھ اندر لے گئے۔ پھر یہ نظم اخبار بدر 25 اکتوبر 1906ء میں چھپی اور شائع ہوئی۔ پس حضرت مسیح موعود کا شرف سماعت حاصل کرنے اور جزاکم اللہ تعالیٰ کا صلہ پانے اور اس قطعے کو اندر خود لے جانے کے بعد کسی کو حق ہی کیا پہنچتا ہے کہ اس پر اعتراض کر کے

اپنی کمزوری ایمان و قلت عرفاں کا ثبوت دے۔“

(اخبار روزنامہ ”الفضل“ 23 اگست 1944ء ص 4)

رسولِ قدنی

(از قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی)

اے مرے پیارے مری جان رسولِ قدنی
 تیرے صدقے، ترے قربان رسولِ قدنی
 تو نے ایمانِ ثریا سے ہمیں لا کے دیا
 نازشِ دودہٴ سلمانؑ رسولِ قدنی
 انت منی و انا منک خدا فرمائے
 میں بتاؤں تری کیا شان رسولِ قدنی
 عرشِ اعظم پہ تری حمد خدا کرتا ہے
 ہم ہیں ناچیز سے انسان رسولِ قدنی
 دستخطِ قادرِ مطلق تری مسلوں پہ کیے
 اللہ اللہ ! یہ تری شان رسولِ قدنی
 آسمان اور زمیں تو نے بنائے ہیں نئے
 تیرے کھنوں پہ ہے ایمان رسولِ قدنی
 پہلی بعثت میں محمد ﷺ ہے تو اب احمد ﷺ ہے
 تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسولِ قدنی
 سرِ چشمِ تری خاکِ قدم بنواتے
 غوثِ اعظم شہ جیلان رسولِ قدنی
 عرشِ بلقیس معانی ہے ترے قبضے میں
 اس زمانہ کے سلیمانؑ رسولِ قدنی

(روزنامہ اخبار الفضل قادیان جلد 10 شماره نمبر 30، 16 اکتوبر 1922ء)

مندرجہ بالا نظم بھی ملعون قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی کی ہے جس میں اس نے نبی کریم ﷺ، جن کو تمام مسلمان ان ﷺ کے شہر مبارک ”مدینہ طیبہ“ کی نسبت سے ”رسولِ مدنی“ کہتے ہیں، کی نقل اتارتے ہوئے مرزا قادیانی کی شان میں اس کے شہر ”قادیان“ کی نسبت سے ”رسولِ قدنی“ کے عنوان سے نظم لکھی۔

محمد رسول اللہ سے بڑھ کر

”یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔“

(مرزا بشیر الدین محمود کی ڈائری، اخبار الفضل قادیان نمبر 5، جلد 10، 17 جولائی 1922ء)

نبی کریم ﷺ سُرور کی چربی استعمال کرتے تھے (نعوذ باللہ)

”آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب..... عیسائیوں کے ہاتھ کا پتیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور یہ تھا کہ سُرور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔“

(مرزا قادیانی کا مکتوب، اخبار الفضل قادیان 22 فروری 1924ء)

روضہ رسول ﷺ کی توہین

”ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ حضرت مسیح کو اتنی بڑی خصوصیت آسمان پر زندہ چڑھنے اور اتنی مدت تک زندہ رہنے اور پھر دوبارہ اترنے کی جو دی گئی ہے، اس کے ہر ایک پہلو سے ہمارے نبی ﷺ کی توہین ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کا ایک بڑا تعلق جس کا کچھ حد و حساب نہیں، حضرت مسیح سے ہی ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً آنحضرت ﷺ کی سو برس تک بھی عمر نہ پہنچی مگر حضرت مسیح اب قریباً دو ہزار برس سے زندہ موجود ہیں اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے چھپانے کے لیے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔ مگر حضرت مسیح کو آسمان پر جو بہشت کی جگہ اور فرشتوں کی ہمسائیگی کا مکان ہے، بلا لیا۔ اب بتاؤ محبت کس سے زیادہ کی۔ عزت کس کی زیادہ کی۔ قرب کا مقام کس کو دیا اور پھر دوبارہ آنے کا شرف کس کو بخشا۔“

(تحفہ گولڈویہ صفحہ 112 (حاشیہ) مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 205 از مرزا قادیانی)

وہ نبی بھی کیسا نبی ہے؟

”اسی طرح اس قوم کا جس کے جو شیلے آدی قتل کرتے ہیں، خواہ انبیاء کی توہین کی وجہ سے ہی وہ ایسا کریں، فرض ہے کہ پورے زور کے ساتھ ایسے لوگوں کو دبائے اور ان سے اظہار برأت کرے۔ انبیاء کی عزت کی حفاظت قانون شکنی کے ذریعہ نہیں ہو سکتی، وہ نبی بھی کیسا نبی ہے جس کی عزت کو بچانے کے لیے خون سے ہاتھ رنکنے پڑیں، جس کے بچانے کے لیے اپنا دین تباہ کرنا

تمام انبیاء کا لباس

”خاکسار عرض کرتا ہے کہ مکرم ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے اپنی اس روایت میں ایک وسیع دریا کو کوزے میں بند کرنا چاہا ہے۔ ان کا نوٹ بہت خوب ہے اور ایک لمبے اور ذاتی تجربہ پر مبنی ہے اور ہر لفظ دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا ہے۔ مگر ایک دریا کو کوزے میں بند کرنا، انسانی طاقت کا کام نہیں۔ ہاں خدا کو یہ طاقت ضرور حاصل ہے اور میں اس جگہ، اس کوزے کا خاکہ درج کرتا ہوں جس میں خدا نے دریا کو بند لیا ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

جوری اللہ فی حلال الانبیاء

یعنی خدا کا رسول جو تمام نبیوں کے لباس میں ظاہر ہوا ہے۔

اس فقرہ سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی جامع تعریف نہیں ہو سکتی۔ آپ ہر نبی کے ظل اور بروز تھے اور ہر نبی کی اعلیٰ صفات اور اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ طاقتیں آپ میں جلوہ نگاہ تھیں۔ کسی نے آنحضرت ﷺ کے متعلق کہا اور کیا خوب کہا ہے:

حسن یوسف دم عیسیٰ یذ بیضا داری
آنکہ خوباں ہمہ دارند تو تہاداری

یہی درشہ آپ کے ظل کامل (مرزا قادیانی) نے بھی پایا۔ مگر لوگ صرف تین نبیوں کو گن کر رہ گئے۔ لیکن خدا نے اپنے کوزے میں سب کچھ بھر دیا۔“

(سیرت المہدی جلد سوئم صفحہ 308 از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

اپنی آواز مرزا قادیانی کی آواز سے بلند نہ کرو

”حافظ محمد ابراہیم صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ 1903ء کا واقعہ ہے کہ میں ایک دن مسجد مبارک کے پاس والے کمرہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم تشریف لائے اور اندر سے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) بھی تشریف لے آئے اور تھوڑی دیر میں مولوی محمد احسن صاحب امر وہی بھی آگئے اور آتے ہی حضرت مسیح موعود سے حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول کے خلاف بعض باتیں بھور ٹھکایت بیان کرنے لگے۔ اس پر مولوی عبدالکریم صاحب کو جوش آ گیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ ہر دو کی ایک دوسرے کے خلاف آوازیں بلند ہو گئیں اور آواز کمرے سے باہر جانے لگی۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی (یعنی اے مومنو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز کے سامنے بلند نہ کیا کرو) اس حکم کے سنتے ہی مولوی عبدالکریم صاحب تو فوراً خاموش ہو گئے اور مولوی محمد احسن صاحب تھوڑی دیر تک آہستہ آہستہ اپنا جوش نکالتے

رہے اور حضرت اقدس وہاں سے اٹھ کر ظہر کی نماز کے واسطے مسجد مبارک میں تشریف لے آئے۔“
(سیرت المہدی جلد دوم صفحہ 30 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

احمد سے مراد مرزا قادیانی

”اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے، وہ بھی اس کے مثل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد ﷺ جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کے رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے و مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد ﷺ بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں بر طبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے، بھیجا گیا۔“ (ازالہ اوہام صفحہ 673، مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 463 از مرزا قادیانی) اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آپ اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو ہی قرار دیتے ہیں کیونکہ آپ نے اس میں دلیل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ اس جگہ مراد ہوتے تو محمد ﷺ و احمد ﷺ کی پیش گوئی ہوتی۔ لیکن یہاں صرف احمد کی پیش گوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہے جو مجرد احمد ہے۔ پس یہ حوالہ صاف طور پر ثابت کر رہا ہے کہ آپ احمد تھے بلکہ یہ کہ اس پیشگوئی کے آپ ہی مصداق ہیں۔“

(انوار خلافت صفحہ 37 مندرجہ انوار العلوم ج 3 ص 101 از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کو دیکھنے کے لیے نبیوں کی خواہش

”اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لیے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔“
(اربعین نمبر 14 صفحہ 100، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 442 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کے کئی نام

”پھر ایک یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے کئی نام رکھے ہیں۔ حالانکہ کسی اور نبی نے اپنے کئی نام نہیں رکھے۔ اس لیے یہ نبی نہیں ہو سکتے۔ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ ان لی اسماء انا محمد و انا احمد و انا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر و انا الحاضر الذی یمحو الناس علی قدمی و انا العاقب و العاقب الذی لیس بعدہ نبی یعنی آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے پانچ نام ہیں۔ پس اگر حضرت مسیح موعود کے بھی خدا تعالیٰ نے کئی نام رکھ دیئے اور آپ کو مہدی اور کرشن بنا دیا۔ تو اس سے آپ کی نبوت کس طرح باطل ہو گئی۔ آپ نے اپنے آقا سے تو ایک نام ہی پایا ہے۔ پس آنحضرت ﷺ کی نبوت

پانچ نام رکھنے کے باوجود ثابت ہو سکتی ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ کی نبوت چار نام رکھنے کی وجہ سے ثابت نہیں ہو سکتی۔ وہ لوگ جو یہ اعتراض کرتے ہیں، سوچیں اور بتائیں کہ حضرت مسیح موعود کی نبوت کیوں ثابت نہیں ہو سکتی۔“

(انوار خلافت صفحہ 59 مندرجہ الوار العلوم ج 3 ص 121 از مرز بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی، احمد مجتبیٰ

”منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد ﷺ و احمد ﷺ کہ مجتبیٰ باشد“

ترجمہ: ”میں مسیح زمان ہوں، میں کلیم خدا یعنی موسیٰ ہوں، میں محمد ﷺ ہوں، میں احمد مجتبیٰ ہوں۔“
(تزیان القلوب صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 134 از مرزا قادیانی)

اپنی وحی پر ایمان

”مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر۔“

(اربعین نمبر 4 صفحہ 19، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 454 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی وحی

□ ”انا اعطینک الکوثر۔ فصل لربک وانحر۔ ان شانک هو الابر۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 73، طبع چہارم از مرزا قادیانی)

□ ”انا اعطینک الکوثر یعنی ہم تجھے بہت سے ارادت مند عطا کریں گے اور ایک کثیر

جماعت تجھے دی جائے گی۔ دیکھو اس پیشگوئی کو بیس برس گزر گئے اور اب وہ کثیر جماعت ہوئی اور نہ

صرف ستر ہزار بلکہ اب تو یہ جماعت لاکھوں کے قریب ہو گئی اور ان دنوں میں ایک بھی نہ تھا۔“

(نزول اسح صفحہ 133 مندرجہ روحانی خزائن ج 18 ص 509 از مرزا قادیانی)

□ ”ورفعنا لک ذکرک“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 74، طبع چہارم از مرزا قادیانی)

□ ”هو الذی ارسل رسولہ بالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 194، طبع چہارم از مرزا قادیانی)

□ ”وداعیا الی اللہ و سراجاً منیراً“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 541، طبع چہارم از مرزا قادیانی)

□ ”تبت یذا ابی لہب و تب“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 198، طبع چہارم از مرزا قادیانی)

- ”قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله“
 (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 37 طبع چہارم از مرزا قادیانی)
- ”وما ارسلنک الا رحمة للعالمین“
 (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 64 طبع چہارم از مرزا قادیانی)
- ”انت منی بمنزلۃ عروسی - انت منی بمنزلۃ ولدی“
 (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 442 طبع چہارم از مرزا قادیانی)
- ”انا انزلناه قریباً من القادیان. وبالحق انزلناه و بالحق نزل صدق اللہ ورسولہ .
 (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص 59 طبع چہارم از مرزا قادیانی)
- ”آسمان سے کئی تخت اترے، پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔“
 (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 549 طبع چہارم از مرزا قادیانی)
- ”لولاک لما خلقت الافلاک“
 ترجمہ: اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 556 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

روضہ آدم اور مرزا قادیانی

”روضہ آدم کہ تھا وہ باکمل اب تک
 میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار“

(درشمن اردو (مرزا قادیانی کا شاعرانہ کلام) صفحہ 143 از مرزا قادیانی)

آخری اینٹ کون؟

مرزا قادیانی نے نہ صرف رحمت عالم ﷺ کے مقابلہ میں نبوت کا اعلان کیا بلکہ حضور علیہ السلام کے مقابلہ میں اپنے عقائد باطلہ و نظریات فاسدہ کی بنیاد رکھی۔ مثلاً

حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ نبوت بند ہے۔ مرزا قادیانی نے مقابلہ میں کہا کہ نبوت جاری ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جہاد جاری ہے۔ مرزا قادیانی نے مقابلہ میں کہا کہ جہاد بند ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ مدارجات میری ذات ہے۔ مرزا قادیانی نے مقابلہ میں کہا کہ مدارجات میری ذات ہے۔ جو مجھے نہیں مانتا، وہ کافر ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”نبوت کے محل کی آخری اینٹ میں ہوں اور میں ہی

نبیوں کا (سلسلہ) ختم کرنے والا ہوں۔“ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

جبکہ مرزا قادیانی نے اس کے جواب میں کہا:

”پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیش گوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ بنا کو

کمال تک پہنچا دے۔ پس میں وہی اینٹ ہوں۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 178، مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 178 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی بد بخت ہر بات میں حضور نبی کریم ﷺ کا مقابلہ کرتا ہے جب کہ آدم علیہ

السلام کا مقابلہ شیطان نے کیا تھا۔

نبی کریم ﷺ کے معراج جسمانی کا انکار

□ ”حقیقت میں معراج ایک کشف تھا جو بڑا عظیم الشان اور صاف کشف تھا، اور اتم اور اکمل

تھا۔ کشف میں اس جسم کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ کشف میں جو جسم دیا جاتا ہے اس میں کسی قسم کا

حجاب نہیں ہوتا بلکہ بڑی بڑی طاقتیں اس کے ساتھ ہوتی ہیں۔ اور آپ ﷺ کو اسی جسم کے ساتھ جو

بڑی طاقتوں والا ہوتا ہے، معراج ہوا۔“

(لغوظات ج 4 ص 118 از مرزا قادیانی)

□ ”نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی

جسم کے ساتھ کرۂ زمہریر تک بھی پہنچ سکے۔ بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتیں اس بات کو ثابت کر چکی ہیں کہ

بعض بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر پہنچ کر اس طبقہ کی ہوا ایسی معترضت معلوم ہوتی ہے کہ جس میں زندہ

رہنا ممکن نہیں۔ پس اس جسم کا کرۂ ماہتاب یا کرۂ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔“

(ازالہ ادہام ص 47 مندرجہ روحانی خزائن ج 3 ص 126 از مرزا قادیانی)

حضور نبی کریم ﷺ کا معراج یعنی حالت بیداری میں آسمان کی طرف جانا قرآن مجید،

احادیث متواترہ، اقوال صحابہ اور جمہور علماء کرام سے ثابت ہے۔ جید فقہاء و مفسرین نے لکھا ہے کہ جو

فحص حضور رحمت عالم ﷺ کی معراج جسمانی کا انکار کرے، وہ گمراہ اور پرلے درجے کا بد بخت

ہے۔ یقیناً آنجہانی مرزا قادیانی ایسے ہی بد بختوں میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے مردود اعتقاد سے ہر

مسلمان کو اپنی پناہ میں محفوظ رکھے۔ (آمین)

کثیف جسم

”اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات میں سے ہے تو

پھر آنحضرت ﷺ کا معراج اس جسم کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ بسر معراج

اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔“

(ازالہ اوہام ص 47 مندرجہ روحانی خزائن ج 3 ص 126 از مرزا قادیانی)

حضور خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا جسم اطہر مظہر نور الانوار تھا۔ آپ ﷺ جس طرح آگے دیکھتے تھے، اسی طرح آپ ﷺ پیچھے بھی دیکھتے تھے۔ آپ کے جسم مبارک پر کبھی مکھی نہ بیٹھی تھی۔ اس لیے آپ کے جسم مبارک کا سایہ نہ تھا۔ لیکن مرزا قادیانی بد بخت نے آپ کے جسم اطہر کو کثیف لکھا ہے جو شان رسالت ﷺ میں بدترین توہین کے زمرے میں آتا ہے۔

گستاخ رسول حرامی ہے

”اس کے مقابلہ میں آنحضرت ﷺ کو دیکھو۔ آپ کا دعویٰ کل جہان کے لیے اور سخت سے سخت دکھ اور تکالیف آپ کو پہنچے۔ جنگیں بھی آپ نے کیں۔ ایک لاکھ سے زیادہ صحابہؓ آپ کی زندگی میں موجود تھے۔ پھر ان ہاتوں کے ہوتے ہوئے جو شخص آنحضرت ﷺ کی شان میں کوئی ایسا کلمہ زبان پر لائے گا۔ جس سے آپ کی ہنک ہو وہ حرامی نہیں تو اور کیا ہے؟“

(ملفوظات ج 5 ص 283 از مرزا قادیانی)

انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین

اللہ تعالیٰ کی رنگا رنگ مخلوقات میں انسان سب سے اعلیٰ و اشرف ہے، جسے اشرف المخلوقات ہونے کا شرف حاصل ہے۔ پھر گروہ انسانیت میں وہ سعادت مند بڑی عظمتوں کے حامل ہیں، جنہیں وحی ربانی کی تسلیم و اطاعت کا شرف حاصل ہوا اور اس گروہ مسلمین میں سے لاتعداد عظمتوں کے امین و حامل وہ ہیں جنہیں نبوت و رسالت کا تاج پہنایا گیا، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی سب سے بڑی امانت کا امین قرار دیا اور سب سے بڑی نعمت سے نوازا۔ یہ گروہ پاک باز انسان ہو کر بھی اتنا عظیم المرتبت ہے کہ مصومیت ان کے لوازم میں سے ہے۔ وہ مصوم اور اللہ تعالیٰ کی اس حفاظت میں ہوتے ہیں کہ گناہ ان کے گھر کا رخ نہیں کر سکتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی وحی کے حامل اور اس کے مبلغ ہوتے ہیں۔ اپنی جان جو کھوں میں ڈال کر اس کی تبلیغ کرتے اور اف تک نہیں کرتے، چاہے اس راستہ میں ان کا جسم آرے سے چیرا جائے۔ نبی اور رسول ایسی خوبیوں، صلاحیتوں اور اوصاف حمیدہ کے مالک ہوتے ہیں کہ لوگ ان کی سیرت اور کردار کو دیکھ کر عرش عرش کراٹھتے ہیں۔

لیکن قادیان کے شیطان مجسم مرزا قادیانی نے اس گروہ پاک باز کو جس طرح یاد کیا، ان کی

توہین کی اور اپنے ناپاک وجود کو ان سے برتر قرار دیا، وہ اس دھرتی کا سب سے گھناؤنا کاروبار ہے۔ اس شیطنیت آمیز تحریرات کی نقل و مطالعہ کسی شریف انسان کے بس کا روگ نہیں لیکن ضرورت و مجبوری سے انہیں نقل کیا جا رہا ہے۔

نبی کی تحقیر غضب الہی کا موجب

”اسلام میں کہہ نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب پر ایمان لانا فرض ہے۔..... کسی نبی کی اشارہ سے بھی تحقیر سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب الہی۔“

(چشمہ معرفت صفحہ 390، مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 390 از مرزا قادیانی)

تمام انبیاء سے اجتہاد میں غلطی ہوئی

”میں اس بات کا خود قائل ہوں کہ دنیا میں کوئی ایسا نبی نہیں آیا جس نے کبھی اجتہاد میں غلطی نہیں کی۔“

(تہذیب حقیقت الوحی صفحہ 135، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 573 از مرزا قادیانی)

رسولوں کی وحی میں شیطانی کلمہ

”دراصل وہ شیطانی کلمہ ہوتا ہے۔ یہ دخل کبھی انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جاتا ہے۔“

(ازالہ اوہام ص 629 مندرجہ روحانی خزائن ج 3 ص 439 از مرزا قادیانی)

چار سونبیوں کی پیشگوئی جھوٹی نکلی

”ایک بادشاہ کے وقت میں چار سونبیوں نے اس کی فتح کے بارے میں پیشگوئی کی اور وہ

جھوٹے نکلے۔“

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص 629 مندرجہ روحانی خزائن ج 3 ص 439 از مرزا قادیانی)

تمام انبیاء کا مجموعہ

□ ”خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ظہر ایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری

طرف منسوب کیے ہیں۔ میں آدم ہوں، میں شیت ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں

اسحاق ہوں، میں اسمعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں،

میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد ﷺ اور احمد ہوں۔“

(حقیقت الوحی (حاشیہ) صفحہ 73، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 76 از مرزا قادیانی)

□ ”میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار“
(درمیں صفحہ 123 از مرزا قادیانی)

حضرت آدم علیہ السلام کی طرح مرزا قادیانی کے لیے سجدہ
”جیسا کہ آدم توام پیدا ہوا تھا میری پیدائش بھی توام ہے اور جس طرح آدم جمعہ کے روز
پیدا ہوا تھا میں بھی جمعہ کے دن ہی پیدا ہوا تھا اور جس طرح آدم کی نسبت فرشتوں نے اعتراض کیا
میری نسبت بھی وہ وحی الہی نازل ہوئی جو یہ ہے۔ قالوا اتجعل فیہا من یفسد فیہا۔ قال انی
اعلم ہلا تعلمون۔ اور جس طرح آدم کے لیے سجدہ کا حکم ہوا، میری نسبت بھی وحی الہی میں یہ
پیشگوئی ہے۔ یخرون علی الاذقان سجداً ربنا اغفر لنا انا کنا خاطئین۔“
(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص 99 مندرجہ روحانی خزائن ج 21 ص 260 از مرزا قادیانی)

حضرت نوح علیہ السلام پر فضیلت
”خدا تعالیٰ میرے لیے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ
نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔“
(تمتہ حقیقت الوحی صفحہ 137، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 575 از مرزا قادیانی)

حضرت یوسف علیہ السلام پر فضیلت
”پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (مرزا قادیانی) اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے
کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا۔“
(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 99، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 99 از مرزا قادیانی)

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر فضیلت
”اور یہ جو فرمایا کہ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلیٰ یہ قرآن شریف کی آیت ہے اور
اس مقام میں اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ ابراہیم (مرزا قادیانی) جو بوجہ گم گشتی اپنی عبادتوں اور عقیدوں کو
اس کی طرز پر بجلاؤ، اور ہر ایک امر میں اس کے نمونہ پر اپنے تئیں بناؤ۔“
(اربعین نمبر 3 صفحہ 38 مندرجہ روحانی خزائن ج 17 صفحہ 120، 421 از مرزا قادیانی)

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر
”وہ نشان جو ظاہر ہونے والے ہیں وہ موسیٰ نبی کے نشانوں سے بڑھ کر ہوں گے۔“
(ہقیقۃ الوحی تمہ ص 83 مندرجہ روحانی خزائن ج 22 ص 519 از مرزا قادیانی)

پرلے درجہ کی بے غیرتی

”پس اب کیا یہ پرلے درجہ کی بے غیرتی نہیں کہ جہاں ہم لا نفورق بین احد من رسلہ میں داؤد اور سلیمان، زکریا اور یحییٰ کو شامل کرتے ہیں وہاں مسیح موعود (مرزا قادیانی) جیسے عظیم الشان نبی کو چھوڑ دیا جاوے۔“

(کلمۃ الفصل صفحہ 117، مؤلف مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے

بے	اند	بودہ	گرچہ	انبیاء
کے	ز	کترم	نہ	من
مخار		احمد	نیز	آدم
ابرار	ہمہ	جلمہ	برم	در
جام	نی	ہر	ست	آنچہ
تمام	ہ	را	جام	داد
باندنم	نی	ہر	شد	زندہ
چیرہنم	ہ	نہاں	رسولے	ہر
یقین	بروئے	ہمہ	زاں	کم
لحین	ہست	دروغ	گوید	ہر

ترجمہ

- 1- ”اگرچہ دنیا میں بہت سے نبی ہوئے ہیں، میں عرفان میں ان نبیوں میں سے کسی سے کم نہیں ہوں۔“
 - 2- میں آدم ہوں، نیز احمد مختار ہوں، میں تمام نیکوں کے لباس میں ہوں۔
 - 3- خدا نے ہر نبی کو (کمالات و معجزات کا) جام دیا ہے مگر وہی جام مجھے لبالب بھر کر دیا ہے۔
 - 4- میری آمد کی وجہ سے ہر نبی زندہ ہو گیا، ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے۔
 - 5- مجھے اپنی وحی پر یقین ہے اور اس یقین میں، میں کسی نبی سے کم نہیں ہوں جو اسے جھوٹ کہتا ہے وہ لعنتی ہے۔“
- (نزول اسح صفحہ 100، مندبجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477، 478 از مرزا قادیانی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام میں سے سیدنا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام والتسلیم اپنی بعض خصوصیات کے پیش نظر امتیازی مقام کے حامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے بن باپ پیدا ہونا، ایک خاص موقع پر زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت میں دوبارہ دنیا میں واپسی، ایسی امتیازی خصوصیات ہیں جن میں ان کا کوئی دوسرا سہیم و شریک نہیں۔

بقول شخصے: عیسائی اور قادیانی اس حقیقت سے بے خبر ہیں کہ مسلمان حضرت مسیح علیہ السلام اور بی بی مریم علیہ السلام سے ہمیشہ جو ولولہ انگیز محبت کا اظہار کرتے آئے ہیں، اس کا منہج قرآن حکیم ہی ہے۔ وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ مسلمان مسیح علیہ السلام کا نام زبان پر لانے سے پہلے حضرت اور بعد میں علیہ السلام کا اضافہ کرتے ہیں۔ اور جو مسلمان بھی حضرت مسیح علیہ السلام کا نام ان مؤدبانہ الفاظ کے بغیر ادا کرتا ہے، اسے گستاخ سمجھا جاتا ہے۔ عیسائیوں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ قرآن مجید میں حضرت مسیح علیہ السلام کا نام حضرت محمد ﷺ کے نام مبارک سے پانچ گنا زیادہ مرتبہ مذکور ہے یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کا نام (25) مرتبہ اور حضرت محمد ﷺ کا نام (5) مرتبہ۔“

اگرچہ قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا (25) مرتبہ براہ راست نام مذکور ہے لیکن اس کے علاوہ بھی قرآن مجید میں انہیں کئی ایک مؤدبانہ القابات دیے گئے ہیں۔ مثلاً ابن مریم (بسمعی مریم کا بیٹا) مسیح علیہ السلام (عبرانی مسایا) جس کا انگریزی میں کرائسٹ ترجمہ کیا گیا۔ عبد اللہ (اللہ کا بندہ یا خادم) رسول اللہ (اللہ کا پیغمبر)

اس کے علاوہ قرآن مجید میں ان کو کلمۃ اللہ، خدا کی رُوح اور خدا کی نشانی جیسے کئی اور پیارے القابات سے بھی یاد کیا گیا اور جن کا ذکر قرآن مجید کی پندرہ سورتوں پر محیط ہے۔ قرآن مجید نے اللہ تعالیٰ کے اس جلیل القدر پیغمبر کا ذکر انتہائی مؤدبانہ انداز سے کیا ہے۔ اسی وجہ سے مسلمان چھپلے چودہ سو سال سے ان کے اس بلند پایہ مقام کی قدر و منزلت کرتے چلے آئے ہیں۔ اور ان سے بھولے سے بھی اس میں کوئی کمی سرزد نہیں ہوئی ہے۔ سارے قرآن مجید میں کوئی ایک لفظ، جملہ یا مقام بھی ایسا نہیں جس سے اللہ تعالیٰ کے اس جلیل القدر پیغمبر کی تخریر ہوتی ہو اور جسے ایک حاسد ترین عیسائی یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بدترین دشمن قادیانی بھی قابل اعتراض سمجھتا ہو۔

دنیا کی سب سے بڑی مفسوب و مردود قوم یہود نے سب سے بڑھ کر سیدنا مسیح علیہ السلام اور ان کی پاک دامن و عفت ماب والدہ محترمہ سیدتنا مریم صدیقہ طاہرہ سلام اللہ تعالیٰ علیہا رضوانہ، پر طرح طرح کے الزامات لگائے۔۔۔ انہیں اذیت پہنچائی۔ سیدنا مسیح علیہ السلام کے قتل کے منصوبے

بنائے اور تکلیف واذیت کے حوالہ سے جو ہوسکا، انہوں نے کیا۔

صدیوں بعد اس روایت کو قادیانی دہقان مرزا قادیانی نے دہرایا اور اپنی گستاخ و بے لگام قلم سے سیدنا مسیح علیہ السلام اور ان کی عظیم المرتبت والدہ کے خلاف وہ بہتان طرازیں کیں کہ یہود کی روح بھی شاید شرمناکھی ہو۔ یہ بدزبانی اور دوں نہادی جس کا رویہ ہو، اسے شریف انسان کہنا بھی مشکل ہے۔

کئی سال پیش حکومت نے موجودہ شناختی کارڈوں کی جگہ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ جاری کرنے کا پروگرام بنایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس نئے کارڈ پر بلڈ گروپ اور مذہب کا خانہ بھی ہونا چاہیے تاکہ معلوم ہو سکے کہ کون کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے؟ مجلس کے اس مطالبہ کی تمام دینی جماعتوں نے نہ صرف حمایت کی بلکہ بھرپور انداز میں تحریک کا ساتھ بھی دیا۔ مذہب کا اظہار فخر کی علامت ہے۔ اگر مذہب کا اظہار شرمندگی کا باعث بنتا ہے تو اس پر

لعنت بھیج کر اسے چھوڑ دینا چاہیے۔ یہودیوں کو اپنے یہودی ہونے پر فخر ہے، عیسائیوں کو اپنے عیسائی ہونے پر فخر ہے، مسلمانوں کو اپنے مسلمان ہونے پر فخر ہے اور ہر مسلمان لاکھوں کے مجمع میں ڈنکے کی چوٹ پر اپنے مذہب کا اظہار کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے، خواہ اس کے لیے اسے کوئی بھی قربانی کیوں نہ دینا پڑے۔ تعزیرات پاکستان کی رو سے قادیانی خود کو مسلمان کہہ سکتے اور نہ اپنا مذہب اسلام کے طور پر پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن ڈھٹائی کی حد دیکھئے کہ قادیانی خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم نہیں کرتے بلکہ وہ مسلمانوں کو غیر مسلم کہتے ہیں اور خود کو مسلمان کہتے ہیں، اس لیے قانون کی رو سے قابل تعزیر ہیں۔ حکومت نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس مطالبہ کو تسلیم کر لیا، جس پر پورے ملک میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ قادیانیوں نے اس مطالبہ کی منظوری کو اپنی موت سمجھا، لہذا انہوں نے عیسائی اقلیت کو درغلا یا اور پورے ملک میں احتجاجی تحریک شروع کر دی۔ پاکستان میں امریکی سفیر بھی حسب سابق ان کی حمایت میں کھل کر میدان میں آگئے، جس کے نتیجے میں حکومت نے شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ختم کر دیا۔ اس کامیابی پر عیسائی اور قادیانی اقلیت نے خوب جشن منایا حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ قادیانیوں نے عیسائی اقلیت کو استعمال کر کے پاکستان اور بیرون ملک اپنے مذہب کی تبلیغ کی راہ ہموار کی۔ عیسائی اقلیت سے تعلق رکھنے والوں کے لیے یہ بات لمحہ فکرمیہ ہے!

سچی برادری جو آج کل قادیانیوں کی سرپرستی کر کے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہی ہے، ذرا مرزا قادیانی کی ان تحریرات اور عقائد کو ملاحظہ کرے کہ کیا وہ اس کی حمایت کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوشنودی حاصل کر رہی ہے یا ناراضگی؟ قادیانیت کے جال میں پھنسنے والے اور نرم گوشہ رکھنے والے مسلمان بھی ذرا مرزا قادیانی کی ان تحریرات کا مطالعہ کر کے فیصلہ کریں کہ کیا ایسا شخص مسلمان ہو سکتا ہے؟

اعتراف عظمت

”ہم اس بات کے لیے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا اور پاک اور راستہ از نبی مانیں اور ان کی نبوت پر ایمان لاویں۔ سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ بھی نہیں ہے جو ان کی شان بزرگ کے برخلاف ہو اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ دھوکا کھانے والا اور جھوٹا ہے۔“

(ایام الصلح [ٹائیکل جیج] ص 2 مندرجہ روحانی خزائن ج 14 ص 228 از مرزا قادیانی)

خبیث لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ہتھتیں لگاتے ہیں

”آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) خدا کے مقبول اور پیارے تھے۔ خبیث ہیں وہ لوگ جو آپ پر یہ ہتھتیں لگاتے ہیں۔“

(نزول المسح (ضمیمہ) ص 30 مندرجہ روحانی خزائن ج 19 ص 134 از مرزا قادیانی)

نعوذ باللہ

□ ”وہ ایک عورت کے پیٹ میں نو مہینہ تک بچہ بن کر رہا اور خون حیض کھاتا رہا اور انسانوں کی طرح ایک گندی راہ سے پیدا ہوا۔ اور پکڑا گیا اور صلیب پر کھینچا گیا۔“

(ست بچن ص 141 مندرجہ روحانی خزائن ج 10 ص 265 از مرزا قادیانی)

□ ”عیسیٰ بن مریم، مریم کے خون سے اور مریم کی منی سے پیدا ہوا۔“

(برایین احمدیہ حصہ پنجم ص 40 مندرجہ روحانی خزائن ج 21 ص 50 از مرزا قادیانی)

□ ”ایک ضعیفہ عاجزہ کے پیٹ سے تولد پا کر (بقول عیسائیوں) وہ ذلت اور رسوائی اور ناتوانی اور خواری عمر بھر دیکھی کہ جو انسانوں میں سے وہ انسان دیکھتے ہیں کہ جو بد قسمت اور بے نصیب کہلاتے ہیں۔ اور پھر مدت تک ظلمت خانہ رحم میں قید رہ کر اور اس ناپاک راہ سے کہ جو پیشاب کی بدر رو ہے، پیدا ہوا کہ ہر ایک قسم کی آلودہ حالت کو اپنے اوپر وارد کر لیا اور بشری آلودگیوں اور نقصانوں میں سے کوئی ایسی آلودگی باقی نہ رہی، جس سے وہ بیٹا باپ کا بدنام کنندہ ملوث نہ ہو۔“

(برایین احمدیہ ص 368 مندرجہ روحانی خزائن ج 1 ص 440 (حاشیہ) از مرزا قادیانی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام گالیاں دیتے تھے

”آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو گالیاں دینے اور بد زبانی کی اکثر عادت تھی، ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آ جاتا تھا، اپنے نفس کو جذبات سے نہیں روک سکتے تھے، مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بھی

یاد رہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔“

(حاشیہ انجام آتھم صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 289 از مرزا قادیانی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل چرا کر لکھی

”نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے، یہودیوں

کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔“

(حاشیہ انجام آتھم صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290 از مرزا قادیانی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی معجزہ نہیں

”عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی

معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور

حرام کی اولاد ٹھہرایا، اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔“

(حاشیہ انجام آتھم صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290 از مرزا قادیانی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کی حقیقت

”سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع

دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے

پرنده پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف

کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام

درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں

عقل تیز ہو جاتی ہے اور جیسے انسان میں قوی موجود ہوں انہیں کے موافق اعجاز کے طور پر بھی مدد ملتی ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 154، 155 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 254، 255 از مرزا قادیانی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مکر و فریب

□ ”آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔“

(انجام آتھم ص 7 مندرجہ روحانی خزائن ج 11 ص 291 از مرزا قادیانی)

□ ”مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت

سے بھی پہلے مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجذوم، مفلوج، مبروس وغیرہ ایک ہی

غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے۔“

(ازالہ اوہام ص 322 مندرجہ روحانی خزائن ج 3 ص 263 (حاشیہ) از مرزا قادیانی)

□ ”یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انھیں سچ سچ کے جانور بنا دیتا تھا۔ نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا۔“

(ازالہ اوہام ص 322 مندرجہ روحانی خزائن ج 3 ص 263 (حاشیہ) از مرزا قادیانی)

عیسیٰ علیہ السلام اور کیرنے کلوڑے

”جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزار ہا کیرنے کلوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قوی سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔“

(چشمہ مستحی ص 24 مندرجہ روحانی خزائن ج 20 ص 356 از مرزا قادیانی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئیاں

”ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں، اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقده کو حل کر سکے۔“

(انجاز احمدی، ضمیمہ نزول اسح ص 17 مندرجہ روحانی خزائن ج 19 ص 121 از مرزا قادیانی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیتے تھے

”یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے، اس کا سبب تو یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔“

(کشی نوح حاشیہ صفحہ 73 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 71 از مرزا قادیانی)

بقول مرزا قادیانی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے، اس جگہ ”پیار کرتے تھے“ صیغہ ماضی استمراری کے ہیں اور مردام اور بیٹگی پر دال ہیں۔ یعنی (نعوذ باللہ) ہمیشہ پیا کرتے تھے۔ مرزا قادیانی چونکہ خود شراب پیتا تھا اس لیے اس نے اپنے لیے جواز پیدا کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر الزام لگا دیا۔

شراب اور افیون

”ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لیے افیون مفید ہوتی ہے پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی لیکن اگر میں ذیابیطس کے لیے افیون کھانے کی عادت کر لوں تو میں ڈرتا

ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا الفیونی۔“
(نسیم دعوت صفحہ 69 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 434، 435 از مرزا قادیانی)

شراب اور خدائی کا دعویٰ

”یسوع اس لیے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کہا بی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خواری کا ایک بد نتیجہ ہے۔“

(ست بچن حاشیہ صفحہ 172 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 296 از مرزا قادیانی)

مسیح کا چال چلن

”مسیح کا چال چلن آپ کے نزدیک کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیو۔ شرابی، نہ زاہد نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود مبین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔“

(لور القرآن ص 12 مندرجہ روحانی خزائن ج 9 ص 387 از مرزا قادیانی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کنجریاں

”آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ بھی خدائی کے لیے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلیدہ عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔“

(انجام آتھم صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 291 از مرزا قادیانی)

شراب اور فاحشہ عورتیں

□ ”لیکن مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ بچی نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی، اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں بچی کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔“

(مقدمہ دافع البلاء صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 220 از مرزا قادیانی)

□ ”مسحِ ذِخْرٍ سے تیل ملوانا رہا۔ اگر استغفار کرتے تو یہ حالت نہ ہوتی.....

مفتی محمد صادق صاحب جو کتاب سنایا کرتے ہیں جس میں مشیخہ عورت کا اور مشیخہ یہودی عاشق سلوی کا ذکر ہے کہ وہ عورت سلوی مشیخہ کو چھوڑ کر یسوع کے شاگردوں میں جا ملی۔ اس لیے اس مشیخہ نے یہ سارا منصوبہ صلیب کا بنایا۔ گویا ایک عورت کے واقعہ نے ان کی صلیب تک نوبت پہنچائی..... ان کے نزدیک زیادہ شادیاں کرنا گناہ ہے مگر ایک بازاری عورت عطر ملتی ہے، تیل بالوں کو لگاتی ہے، بالوں میں کنگھی کرتی ہے اور یہ مہنت کی طرح بیٹھے ہوئے مزے سے سب کرواتے جاتے ہیں..... ان کو کنجریوں سے کیا تعلق تھا۔ اور اگر کہو کہ اس کنجری نے توبہ کی تھی تو کنجری کی توبہ کا اعتبار کیا ایک طرف توبہ کرتی ہیں۔ ایک طرف پھر موڑے پر بازار میں جا بیٹھتی ہیں..... پھر شراب کو دیکھو کہ تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ اس کی خم ریزی مسح نے کی۔“

(ملفوظات ج 4 ص 88 از مرزا قادیانی)

حرام کار عورتوں کے خمیر سے!

”اور نہ عیسائی مذہب کی طرح یہ سکھلاتا ہے کہ خدا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے انسان کی طرح ایک عورت کے پیٹ سے جنم لیا اور نہ صرف نو مہینہ تک خون حیض کھا کر ایک گنہگار جسم سے جو بت سچ اور تہر اور راحاب جیسی حرام کار عورتوں کے خمیر سے اپنی فطرت میں اہلیت کا حصہ رکھتا تھا، خون اور ہڈی اور گوشت کو حاصل کیا بلکہ بچپن کے زمانہ میں جو جو بیماریوں کی صعوبتیں ہیں جیسے خسرہ چچک، دانٹوں کی تکالیف وغیرہ تکلیفیں، وہ سب اٹھائیں اور بہت سا حصہ عمر کا معمولی انسانوں کی طرح کھو کر آخر موت کے قریب پہنچ کر خدائی یاد آگئی مگر چونکہ صرف دعویٰ ہی دعویٰ تھا اور خدائی طاقتیں ساتھ نہیں تھیں، اس لیے دعویٰ کے ساتھ ہی پکڑا گیا۔“

(ست بچن صفحہ 173 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 297، 298 از مرزا قادیانی)

کاش ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا

”یورپ جو زنا کاری سے بھر گیا، اس کا کیا سبب ہے۔ یہی تو ہے کہ نامحرم عورتوں کو بے تکلف دیکھنا عادت ہو گیا۔ اول تو نظر کی بدکاریاں ہوئیں اور پھر معانقہ بھی ایک معمولی امر ہو گیا۔ پھر اس سے ترقی ہو کر بوسہ لینے کی بھی عادت پڑی، یہاں تک کہ استاد جو ان لڑکیوں کو اپنے گھروں میں لے جا کر یورپ میں بوسہ بازی کرتے ہیں، اور کوئی منع نہیں کرتا۔ شیرینیوں پر فسق و فجور کی باتیں لکھی جاتی ہیں۔ تصویروں میں نہایت درجہ کی بدکاری کا نقشہ دکھایا جاتا ہے۔ عورتیں خود چھپواتی ہیں کہ میں ایسی خوبصورت ہوں اور میری ناک ایسی اور آنکھ ایسی ہے۔ اور ان کے عاشقوں کے ناول لکھے جاتے

ہیں اور بدکاری کا ایسا دریا بہ رہا ہے کہ نہ تو کانوں کو بچا سکتے ہیں نہ آنکھوں کو نہ ہاتھوں کو۔ نہ منہ کو۔ یہ یسوع صاحب کی تعلیم ہے۔ کاش! ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا۔“

(نور القرآن ص 42 مندرجہ روحانی خزائن ج 9 ص 417 از مرزا قادیانی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سؤروں کا شکار

”میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے کہ بقول ہمارے مخالفین کے جب مسیح آئے گا اور لوگ اس کو ملنے کے لیے اس کے گھر پر جائیں گے تو گھروالے کہیں گے کہ مسیح صاحب باہر جنگل میں سو مارنے کے لیے گئے ہوئے ہیں پھر وہ لوگ حیران ہو کر کہیں گے کہ یہ کیسا مسیح ہے کہ لوگوں کی ہدایت کے لیے آیا ہے اور باہر سؤروں کا شکار کھیلتا پھرتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کی آمد سے تو سانسوں اور گنڈیلوں کو خوشی ہو سکتی ہے جو اس قسم کا کام کرتے ہیں، مسلمانوں کو کیسے خوشی ہو سکتی ہے۔ یہ الفاظ بیان کر کے آپ بہت ہنستے ہیں یہاں تک کہ اکثر اوقات آپ کی آنکھوں میں پانی آجاتا تھا۔“

(سیرت المہدی جلد 3 صفحہ 291، 292 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کبھی سؤر بھی کھایا تھا؟

”سچ ہے“ عیسائی باش ہرچہ خواہی بکن۔“ سؤر کو حرام ٹھہرانے میں تو ریت میں کیا کیا تاکیدیں تھیں، یہاں تک کہ اس کا چھوٹا بھی حرام تھا اور صاف لکھا تھا کہ اس کی حرمت ابدی ہے۔ مگر ان لوگوں نے اس سؤر کو بھی نہیں چھوڑا جو تمام نبیوں کی نظر میں نفرتی تھا۔ یسوع کا شرابی کبابی ہونا تو خیر ہم نے مان لیا مگر کیا اس نے کبھی سؤر بھی کھایا تھا۔“

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ص 47 مندرجہ روحانی خزائن ج 12 ص 373 از مرزا قادیانی)

اخلاقی تعلیم؟

”پھر تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیل کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اس پر بددعا کی اور دوسروں کو دعا کرنا سکھلایا، اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو۔ مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو دلدالحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت گالیاں دیں اور بڑے بڑے ان کے نام رکھے۔ اخلاقی معلم کا فرض یہ ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمہ دکھلا دے۔ پس کیا ایسی تعلیم ناقص جس پر انھوں نے آپ بھی عمل نہ کیا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو سکتی ہے؟“

(چشمہ مسیحی ص 14 مندرجہ روحانی خزائن ج 20 ص 346 از مرزا قادیانی)

دماغ میں خلل

”آپ کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو، شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔“

(ضمیمہ انجام آتھم ص 6 مندرجہ روحانی خزائن ج 11 ص 290 از مرزا قادیانی)

دیوانہ

”عیسوع در حقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہو گیا تھا۔“

(ست بچن ص 171 مندرجہ روحانی خزائن ج 10 ص 295 از مرزا قادیانی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایک شرمناک بہتان

”مردی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے ہے۔ لہذا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں۔ جیسے بہرہ اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں۔ ہاں یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفات کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے۔“

(نور القرآن ص 17، 18 مندرجہ روحانی خزائن ج 9 ص 392، 393 از مرزا قادیانی)

پہلے مسیح سے بڑھ کر

”خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔“

(دافع البلاء صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 233 از مرزا قادیانی)

پیٹ میں باتیں

”یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس (مرزا قادیانی کے) لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں۔“

(تربیاق القلوب صفحہ 89 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 217 از مرزا قادیانی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت

”ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے“

(دافع البلاء صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 240 از مرزا قادیانی)

حضرت مریم علیہا السلام کی توہین

حضرت مریم علیہا السلام، اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی اور رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ہیں۔

قرآن حکیم میں حضرت مریم کا بت عمران (التحریم: 12) اور "اخت حارون" کے نام سے بھی ذکر کیا گیا ہے۔ ان کی ولادت اور ابتدائی حالات کا ذکر سورہ آل عمران میں آیا ہے اور بعد کے حالات، بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا مفصل ذکر، سورہ مریم میں آیا ہے، جو حضرت مریم ہی کے نام سے منسوب ہے۔

حضرت مریم علیہا السلام ولیہ اور صدیقہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایمانی جمال اور علمی و عملی کمال عطا فرمایا تھا۔ نبی کریم ﷺ کی صحیح حدیث ہے کہ "مرد تو بہت سارے کامل ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں صرف فرعون کی بیوی آسیہ اور عمران کی بیٹی مریم صاحب کمال ہوئی ہیں اور تمام عورتوں پر عائشہ کو وہی فضیلت حاصل ہے جو شریکہ کو سارے کھانوں پر حاصل ہے۔"

حضرت مریم علیہا السلام کو بہت ساری وہی خصوصیات کی بناء پر اپنے زمانے کی عورتوں پر فضیلت حاصل تھی۔ جو لوگ اللہ کے زیادہ قریب ہوتے ہیں وہ اتنے ہی زیادہ تابع فرمان اور عبادت گزار ہوتے ہیں۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام نماز میں اتنا طویل قیام فرماتی تھیں کہ ان کے قدموں میں ورم آجاتا تھا۔

قارئین کرام! آپ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں حضرت مریم علیہا السلام کی شان اور عظمت ملاحظہ فرمائی کہ وہ کس قدر اعلیٰ خوبیوں اور روشن سیرت سے آراستہ تھیں۔ مگر آنجنابانی مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں اس عظیم روحانی شخصیت کا ذکر جس بازاری زبان میں کیا، اسے پڑھ کر ہر مسلمان کا دل خون کے آنسو روتا ہے۔ آئیے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے حضرت مریم علیہا السلام کے بارے میں کیا ہرزہ سرائی کی؟

حضرت مریم علیہا السلام کی صدیقیت؟؟؟

"مولوی محمد ابراہیم صاحب بھاپوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا: ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی اللہ تعالیٰ نے صدیقہ کے لفظ سے تعریف فرمائی ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس جگہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت توڑنے کے لیے ماں کا ذکر کیا ہے اور صدیقہ کا لفظ اس جگہ اس طرح آیا ہے، جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں "بھرجائی کا بچے سلام آکھناں واں" جس سے مقصود کانا ثابت کرنا

ہوتا ہے نہ کہ سلام کہنا۔ اسی طرح اس آیت میں اصل مقصود حضرت مسیح کی والدہ ثابت کرنا ہے جو منانی الوہیت ہے نہ کہ مریم کی صدیقیت کا اظہار۔“

(سیرت المہدی ج سوم ص 230 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

حضرت مریم کی اولاد

”یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔“

(کشتی نوح ص 20 مندرجہ روحانی خزائن ج 19 ص 18 (حاشیہ) از مرزا قادیانی)

حضرت مریم علیہا السلام کا دوسرا نکاح

”اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا، پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔“

(کشتی نوح صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18 از مرزا قادیانی)

حضرت مریم صدیقہؑ کا اپنے منسوب سے نکاح سے پہلے تعلق

”پانچواں قرینہ ان کے وہ رسوم ہیں جو یہودیوں سے بہت ملتے ہیں۔ مثلاً ان کے بعض قبائل ناطہ اور نکاح میں کچھ چنداں فرق نہیں سمجھتے اور عورتیں اپنے منسوب سے بلا تکلف ملتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں۔ حضرت مریم صدیقہؑ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھر نا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے مگر خوانین سرحدی کے بعض قبائل میں یہ مہائیت عورتوں کی اپنے منسوبوں سے حد سے زیادہ ہوتی ہے حتیٰ کہ بعض اوقات نکاح سے پہلے حمل بھی ہو جاتا ہے جس کو برا نہیں مانتے بلکہ ہنسی ٹھنسنے میں بات کو ٹال دیتے ہیں کیونکہ یہودی کی طرح یہ لوگ ناطہ کو ایک قسم کا نکاح ہی جانتے ہیں جس میں پہلے مہر بھی مقرر ہو جاتا ہے۔“

(ایام الاح ص 74 مندرجہ روحانی خزائن ج 14 ص 300 از مرزا قادیانی)

نکاح سے دو ماہ بعد (نعوذ باللہ)

”مریم کو پیکل کی نذر کر دیا گیا تا وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو اور تمام عمر خاوند نہ

کرے لیکن جب چھ سات مہینے کا عمل نمایاں ہو گیا۔ تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نامی ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا۔ وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔“

(چشمہ منگی ص 24 مندرجہ روحانی خزائن ج 20 ص 355، 356 از مرزا قادیانی)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و اہل بیت کی توہین

حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام جیسے پاک باز و پاک طینت افراد کے بعد اس دھرتی پر انسانی آبادی میں جو طبقہ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا مورد بنا، وہ حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ہے۔ صحابہ کرامؓ کے دل نور ایمان سے روشن، پیشانیوں بچود عاشقانہ سے مزین، دل حب خدا اور حب رسولؐ سے سرشار، زبانیں ذکر الہی سے تر و تازہ اور اعضاء اطاعت الہی سے مہکتے تھے۔ اسی لیے ہر مسلمان کے لیے اسوہ صحابہؓ کو اپنانا اور اس کے نقش قدم کی پیروی کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ قرآن عزیز اس پاک باز جماعت کو ”اللہ کی جماعت“ قرار دیتا ہے۔ ایسی جماعت کہ کامیابی اس کا مقدر ہے اور وہ ہر حال میں کامیاب ہو کر رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت راشدہ صادقہ کو اپنی رضا کے سرٹیکٹ سے نوازا اور حضور نبی مکرم، رسول رحمت، خاتم النبیین ﷺ نے اس جماعت راشدہ کو آسمان ہدایت کے ستارے قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی چاہے پیروی کر لو، ہدایت پا جاؤ گے۔“ (مشکوٰۃ شریف) مزید ارشاد فرمایا ”خبرداران کو اذیت پہنچانا، مجھے اذیت پہنچانا ہے، اور مجھے اذیت پہنچانا، اللہ رب العزت کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میرے صحابی کو گالیاں نہ دو، اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ جتنا سونا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کر ڈالے تو ان کے ایک مٹھی بھر صدقہ کو نہیں پہنچ سکتا بلکہ مٹھی کے نصف کے نصف کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔“ ایک اور حدیث پاک میں آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو صحابہ کرام کو گالیاں دیتے ہیں، تم کہو لعنت ہے تمہاری بدگلامی پر۔“ (ترمذی شریف)

اہل بیت عظام کا نسب نہایت پاکیزہ و عالی ہے۔ وہ تمام لوگوں میں سے بہتر، برکزیہ اور پاکباز ہیں۔ ان کے حق میں قرآن کریم کی کئی آیات نازل ہوئیں اور کئی احادیث نبویہ ان کی شان میں وارد ہوئیں۔ وہ طیب شجر نبوی کی مقدس شاخیں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے ہر آل انبیاؑ کو دور کر دیا ہے اور انھیں صاف ستھرا کیا ہے۔ اسلام کی سر بلندی کے لیے ان کی خدمات، اسلامی تاریخ کا روشن

باب ہیں۔ وہ سب مسلمانوں کے احترام، توقیر اور ان کی محبت کے لائق اور مستحق ہیں۔ ہر مسلمان اہل بیت سے محبت اپنے لیے سرمایہ حیات سمجھتا ہے۔ حضور نبی مکرم ﷺ نے اس گروہ صفا پر طعن و تشنیع کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت کا مستحق قرار دیا۔ لیکن اس دنیا میں ایسے بد بختوں اور نامرادوں کی کمی نہیں جو درگاہ نبوت کے ان تربیت یافتہ رجال کار اور اہل بیت عظام کے خلاف اپنی گز بھر لمبی زبانیں کھولتے ہیں۔ ایسے ہی نامرادوں میں ایک آنجنمانی مرزا قادیانی ہے جس کی سو قیانہ زبان اور بد بختی کے چند نمونے پیش نظر ہیں۔

نادان صحابی

”بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 285 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 285 از مرزا قادیانی)

حضرت ابو ہریرہ کی توہین

□ ”جیسا کہ ابو ہریرہؓ فحشی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔“

(اجاز احمدی صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 127 از مرزا قادیانی)

□ ”جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے اس کو چاہیے کہ ابو ہریرہ کے قول کو ایک رومی ستاع کی طرح پھینک دے۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 410 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 410 از مرزا قادیانی)

□ ”بعض کہتے ہیں کہ کرنے والے صحابی جن کی درایت اچھی نہیں تھی (جیسے ابو ہریرہ)..... اکثر باتوں میں ابو ہریرہ بوجہ اپنی سادگی اور کمی درایت کے ایسے دھوکوں میں پڑ جایا کرتا تھا..... ایسے اٹلے معنی کرتا تھا جس سے سننے والے کو ہنسی آتی تھی۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 34 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 36 از مرزا قادیانی)

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی توہین

”میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابو بکرؓ کے درجہ پر ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ابو بکرؓ کیا، وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 278 از مرزا قادیانی)

حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی توہین

”ابو بکرؓ عمرؓ کیا تھے تو حضرت غلام احمد (قادیانی) کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق نہ تھے۔“

(ماہنامہ المہدی بابت جنوری، فروری 1915ء - 3/2 صفحہ 157 احمدیہ انجمن اشاعت اسلام)

مولوی (حکیم) نور الدین ابو بکرؒ ہے

”خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھ سے ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت صاحبِ آخری سفر میں لاہور تشریف لے جانے لگے تو آپ نے ان سے کہا مجھے ایک کام درپیش ہے، دعا کرو اور اگر کوئی خواب آئے تو مجھے بتانا۔ مبارکہ بیگم نے خواب دیکھا کہ وہ چوبارہ پر گئی ہیں اور وہاں حضرت مولوی نور الدین صاحب ایک کتاب لیے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو اس کتاب میں میرے متعلق حضرت صاحب کے الہامات ہیں اور میں ابو بکر ہوں اور دوسرے دن صبح مبارکہ بیگم سے حضرت صاحب نے پوچھا کہ کیا کوئی خواب دیکھا ہے؟ مبارکہ بیگم نے یہ خواب سنائی تو حضرت صاحب نے فرمایا۔ یہ خواب اپنی اماں کو نہ سنانا۔ مبارکہ بیگم کہتی ہیں کہ اس وقت میں نہیں سمجھتی تھی کہ اس سے کیا مراد ہے۔“

(سیرت المہدی جلد سوئم صفحہ 37 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

خلیفہ راشد حضرت علیؑ کے بارے میں مرزا قادیانی زبان دراز کرتے ہوئے لکھتا ہے:

زندہ علی، مردہ علی

”پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے۔ اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔“

(ملفوظات احمدیہ جلد اول صفحہ 400 از مرزا قادیانی)

نواسہ رسول ﷺ اور شہید کربلا حضرت امام حسینؑ کے بارے میں مرزا قادیانی لکھتا ہے:

حضرت امام حسینؑ کی توہین

”اور انہوں نے کہا اس شخص (مرزا قادیانی) نے امام حسن اور حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا، میں کہتا ہوں کہ ہاں اور میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا۔“

(انجاز احمدی صفحہ 52 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 164 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی اور حضرت امام حسینؑ میں فرق

□ ”اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے، کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔“

(انجاز احمدی صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 181 از مرزا قادیانی)

□ ”اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔“

(انجاز احمدی صفحہ 81 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 193 از مرزا قادیانی)

حضرت امام حسینؑ کے عالی مقام کے بارے میں بے حد غیر محتاط زبان استعمال کرتے ہوئے مزید لکھا:

□ ”تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا۔ اور تمہارا اور صرف حسین ہے کیا تو انکار کرتا ہے۔ پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ (ذکر حسینؑ) کا ڈھیر ہے۔“
(انجاز احمدی صفحہ 82 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 194 از مرزا قادیانی)

کربلا کی سیر

”کربلائے است سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم“

ترجمہ: ”میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے۔ سو (100) حسینؑ ہر وقت میری جیب میں ہیں۔“
(نزول اسح صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کا بیٹا اور قادیانی جماعت کا دوسرا خلیفہ مرزا بشیر الدین احمد، مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا شعر کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے:

سو حسینؑ کی قربانی، مرزا قادیانی کی ایک گھڑی کے برابر
”شہادت کا یہی مفہوم ہے جس کو مد نظر رکھ کر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا

کربلا نیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

میرے گریبان میں سو حسین ہیں، لوگ اس کے معنی یہ سمجھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا ہے، میں سو حسین کے برابر ہوں۔ لیکن میں کہتا ہوں اس سے بڑھ کر اس کا یہ مفہوم ہے کہ سو حسین کی قربانی کے برابر میری ہر گھڑی کی قربانی ہے۔ وہ شخص جو اہل دنیا کے فکروں میں گھلا جاتا ہے۔ جو ایسے وقت میں کھڑا ہوتا ہے جبکہ ہر طرف تاریکی اور ظلمت پھیلی ہوئی ہے اور اسلام کا نام مٹ رہا ہے۔ وہ دن رات دنیا کا غم کھاتا ہوا، اسلام کو قائم کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے، کون کہہ سکتا ہے کہ اس کی قربانی سو حسین کے برابر نہ تھی۔ پس یہ تو ادنیٰ سوال ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) امام حسین کے برابر تھے یا ادنیٰ۔ حضرت امام حسین ولی تھے مگر ان کو وہ غم اور صدمہ کس طرح پہنچ سکتا تھا جو اسلام کو ہٹا دیکر حضرت مسیح موعود کو ہوا۔ حضرت امام حسین اس وقت ہوئے جبکہ لاکھوں اولیاء موجود تھے۔ اسلام اپنی شان و شوکت میں تھا۔ ایسی حالت میں ان کو وہ غم کہاں ہو سکتا تھا جو اس شخص کو ہوا، جو ایسے ہی حالات میں مبعوث ہوا جن حالات میں خود محمد ﷺ کی بعثت ہوئی تھی۔ کسا کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت امام حسین کی شہادت رسول کریم ﷺ کی شہادت سے بڑی تھی۔ نہیں۔

اس لیے کہ جو غم اور تکلیف آپ کو اسلام کے لیے اٹھانی پڑی، وہ حضرت امام حسین کو نہیں اٹھانی پڑی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود کی شہادت بھی بہت بڑھی ہوئی تھی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے گھر پر بیٹھے رہے۔ پھر کس طرح امام حسین سے بڑھ گئے۔ میں کہتا ہوں کیا محمد ﷺ اسی طرح فوت ہوئے، جس طرح امام حسین فوت ہوئے تھے؟ نہیں۔ مگر کوئی ہے جو کہے۔ محمد ﷺ کی قربانی حضرت امام حسین کی قربانی سے کم تھی۔ محمد ﷺ کی ایک ایک سیکنڈ کی قربانی حضرت امام حسین کی ساری عمر کی قربانی سے بڑھ کر تھی۔ پس جس طرح محمد ﷺ کی قربانی بڑھی تھی، اسی طرح وہ شخص جو انہی حالات میں کھڑا ہوگا جن میں محمد ﷺ کھڑے ہوئے اس کی قربانی بھی بہت بڑھ کر ہوگی۔ اسی لیے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے کہا ہے:

کربلا یسیر ہر آنم
صد حسین است در گریانم

کہ مجھ پر تو ہر لمحہ سو سو کربلا کی مصیبتیں گزرتی ہیں اور میں تو ہر گھڑی کربلا کی سیر کر رہا ہوں۔“
(خطبہ مرزا بشیر الدین محمود، ابن مرزا قادیانی روزنامہ افضل قادیان شمارہ نمبر 80 جلد نمبر 13، 26 جنوری 1926ء)

حضرت امام حسینؑ سے بڑھ کر

”اے عیسائی مشرک! اب رہنا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے اور اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔“

(دائع البلاء صفحہ 17، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 233 از مرزا قادیانی)

مولوی عبداللطیف قادیانی کی فضیلت

”امام حسین کی شہادت سے بڑھ کر حضرت مولوی عبداللطیف صاحب (قادیانی) کی شہادت ہے جنہوں نے صدق اور وفا کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا اور جن کا تعلق شدید لوجہ استقامت سبقت لے گیا تھا۔“

(ملفوظات ج 8 ص 11 از مرزا قادیانی)

آبروئے کائنات، خاتون جنت، جگر گوشہ رسول، سیدہ طاہرہ، حضرت فاطمہ الزہراء کی عظمت و شان سے کون واقف نہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”بے شک فاطمہ الزہراء جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن و حسین دونوں جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔“ (ترمذی) کتب صحاح میں حضرت بتول کے بے شمار فضائل و محاسن موجود ہیں۔ آپ کی جلالت شان اور مقام

مخصوصیت کے متعلق سید الانبیاء ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے وسط عرش سے منادی، ندا کرے گا کہ اے اہل عرش! اپنے سروں کو جھکا دو اور اپنی آنکھوں کو بند کر لو کہ فاطمہ بنت محمد ﷺ پہل صراط سے گزر جائے۔ اس وقت ستر ہزار حوریں ان کے ہمراہ بجلی کی طرح پہل صراط سے گزر جائیں گی۔“

لیکن بد بخت مرزا قادیانی حضرت فاطمہؑ کے بارے میں نہایت دل آزار اور گستاخانہ بکواس کرتے ہوئے لکھتا ہے:

سیدہ النساء حضرت فاطمہؑ کی شرمناک توہین

جگر گوشہ رسول ﷺ، سیدۃ النساء حضرت فاطمہ الزہراءؑ کی ذات پاک کے بارے میں مرزا قادیانی نے جو بکواس کی ہے، ہمارا قلم اسے لکھنے سے قاصر ہے۔ اگر کسی نے یہ بکواس دیکھنی ہو تو ملعون مرزا قادیانی کی کتاب کا حوالہ درج ہے۔

(ایک غلطی کا ازالہ (حاشیہ) صفحہ 11 از مرزا قادیانی)

بچ تن کی توہین

”میری اولاد سب تیری عطا ہے
 ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
 یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
 یہی ہیں بچ تن جن پر بنا ہے“

(درمیں اُردو صفحہ 45 از مرزا قادیانی)

”ام المومنین“ مرزا قادیانی کی بیوی؟

”ام المومنین“ کا لفظ جو صحیح موعود کی بیوی کی نسبت استعمال کیا جاتا ہے اس پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سن کر فرمایا:

”اعتراض کرنے والے بہت ہی کم غور کرتے اور اس قسم کے اعتراض صاف بتاتے ہیں کہ وہ محض کینہ اور حسد کی بناء پر کیے جاتے ہیں، ورنہ نبیوں یا ان کے اہلال کی بیویاں اگر امہات المومنین نہیں ہوتی ہیں تو کیا ہوتی ہیں؟ خدا تعالیٰ کی سنت اور قانون قدرت کے اس تعالٰی سے بھی پتہ لگتا ہے کہ کبھی کسی نبی کی بیوی سے کسی نے شادی نہیں کی۔ ہم کہتے ہیں کہ ان لوگوں سے جو اعتراض کرتے ہیں کہ ام المومنین کیوں کہتے ہو؟ پوچھنا چاہیے کہ تم بتاؤ جو صحیح موعود تمہارے ذہن میں اور جسے تم سمجھتے ہو کہ وہ آ کر نکاح بھی کرے گا۔ کیا اس کی بیوی کو تم ام المومنین کہو گے یا نہیں؟“

(ملفوظات احمدیہ جلد اول ص 555 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کے 313 صحابی

”میاں امام الدین صاحب سکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تین سو تیرہ اصحاب کی فہرست تیار کی تو بعض دوستوں نے خطوط لکھے کہ حضور ہمارا نام بھی اس فہرست میں درج کیا جائے۔ یہ دیکھ کر ہم کو بھی خیال پیدا ہوا کہ حضور علیہ السلام سے دریافت کریں کہ آیا ہمارا نام درج ہو گیا ہے یا کہ نہیں۔ تب ہم تینوں برادران مع شعی عبدالعزیز صاحب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ میں نے آپ کے نام پہلے ہی درج کیے ہوئے ہیں۔ مگر ہمارے ناموں کے آگے ”مع اہل بیت“ کے الفاظ بھی زائد کیے تھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ فہرست حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 97-1896ء میں تیار کی تھی اور اسے ضمیمہ انجام آتھم میں درج کیا تھا۔ احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے بھی ایک دفعہ اسی طرح اپنے اصحاب کی ایک فہرست تیار کروائی تھی۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ تین سو تیرہ کا عدد اصحاب بدر کی نسبت سے چنا گیا تھا۔ کیونکہ ایک حدیث میں ذکر آیا ہے کہ مہدی کے ساتھ اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق 313 اصحاب ہوں گے جن کے اسماء ایک مطبوعہ کتاب میں درج ہوں گے۔ دیکھو ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 40 تا 45۔“

(سیرت المہدی جلد سوئم صفحہ 128 از مرزا بشیر الدین ابن مرزا قادیانی)

سید کون؟

مرزا قادیانی کا بیٹا اور قادیانی جماعت کا خلیفہ مرزا بشیر الدین لفظ ”سید“ کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”اب جو سید کہلاتا ہے اس کی یہ سیادت باطل ہو جائے گی۔ اب وہی سید ہوگا جو حضرت مسیح موعود (مرزا) کی اتباع میں داخل ہوگا۔ اب پرانا رشتہ کام نہیں آئے گا۔“
(قول الحق ص 32 مندرجہ انوار العلوم ج 8 ص 80 از مرزا بشیر الدین محمود)

قرآن و سنت کی توہین

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کے لیے جہاں سلسلہ نبوت قائم فرمایا اور اس کا اختتام حضرت محمد ﷺ پر کر دیا، وہاں مختلف اوقات میں کتابیں بھی نازل فرمائیں۔ اس سلسلہ کتب کی آخری کڑی قرآن مجید اور فرقان جمید ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندوں کے لیے رحمت، ہدایت اور شفاء ہے۔ جس کی حفاظت و صیانت کا وعدہ خود اللہ تعالیٰ نے کیا جس کی آیات کے سامنے بڑے

وسط عرض سے منادی، ندا کرے گا کہ کہ فاطمہ بنت محمد ﷺ پل صراط سے گزرنا صراط سے گزر جائیں گی۔“

رے میں نہایت دل آزار اور گستاخانہ

ترہر کی ذات پاک کے بارے میں مرزا ہے۔ اگر کسی نے یہ بکواس دیکھنی ہو تو ملعون

کا ازالہ (حاشیہ) صفحہ 11 از مرزا قادیانی)

ری عطا ہے

سے ہوا ہے

پل سیدہ ہے

پر بنا ہے

(درشین اردو صفحہ 45 از مرزا قادیانی)

سبت استعمال کیا جاتا ہے اس پر بعض لوگ نے سن کر فرمایا:

اور اس قسم کے اعتراض صاف بتاتے ہیں

وں یا ان کے اظلال کی بیویاں اگر امہات

ور قانون قدرت کے اس تعامل سے بھی پتہ

ہم کہتے ہیں کہ ان لوگوں سے جو اعتراض

کہ تم بتاؤ جو مسیح موعود تمہارے ذہن میں اور

کی کو تم ام المؤمنین کہو گے یا نہیں؟“

ت احمدیہ جلد اول ص 555 از مرزا قادیانی)

بڑے زبان آور، دم بخوردہ گئے اور اس کی کوئی ایک آیت کا مقابلہ کرنے کی تاب نہ لاسکے۔

یہ عظیم کتاب صدیوں سے اپنی عظمت کا لوہا منوار ہی ہے۔ آنجنابی مرزا قادیانی کی سرپرست برطانوی سرکار نے اسے مٹانے کی عجیب احمقانہ تدابیر کیں لیکن منہ کی کھائی۔ ”عربی مبین“ میں نازل ہونے والی اس کتاب کے بالمقابل قادیانی گنوار نے وحی والہام کا جس طرح ڈھونگ رچایا اور اسے قرآن سے برتر و بالا قرار دیا اور جا بجا فخر یہ اس کا اظہار کیا۔ وہ ایسی ناروا جسارت ہے جس پر آسمان ٹوٹ پڑے اور زمین پھٹ جائے تو عجب نہیں۔ قرآن کے بالمقابل خرافاتی الہام کے لیے مرزا کی تحریرات دیکھیں اور سوچیں کہ آیا یہ محض صحیح الدماغ تھا یا اس کا وہی توازن خراب تھا؟

”قرآن مجید قادیان کے قریب نازل ہوا“

”انا انزلناه قریباً من القادیان“

اس کی تفسیر یہ ہے کہ انا انزلناه قریباً من دمشق بطرف شرقی عند المنارة البیضاء کیونکہ اس عاجز کی سکوئی جگہ قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 59 طبع چہارم، از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کا عقیدہ ہے کہ مندرجہ بالا عبارت قرآن مجید کی آیت ہے اور قرآن مجید میں موجود ہے اور قرآن مجید میں قادیان کا نام درج ہے۔ قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ بتائیں کہ یہ آیت قرآن مجید کے کس پارہ اور رکوع میں درج ہے۔ قادیانی قیامت تک ہمارے اس سوال کا جواب نہ دے سکیں گے۔ قادیانیوں کو شٹڈے دل سے غور کرنا چاہیے کہ مرزا قادیانی نے اس عبارت کے ذریعے قرآن مجید میں تحریف کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے اور ایسا کرنے والا طہر اور کافر ہے جیسا کہ مرزا قادیانی نے خود لکھا:

قرآن مجید میں تبدیلی کرنے والا طہر اور کافر ہے

”ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک حصہ یا نفلہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقاتی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور طہر اور کافر ہے۔“

(ازالہ اوہام ص 70 مندرجہ روحانی خزائن ج 3 ص 170 از مرزا قادیانی)

لہجے! مرزا قادیانی خود اپنے ہی عقیدہ اور الہامی تحریر سے جماعت مومنین سے خارج، طہر

اور کافر ہو گیا ہے۔ اب مزید کسی فتوے کی ضرورت نہیں رہی۔ مولانا محمد رفیق دلاوری اپنی کتاب میں مرزا قادیانی کی عظمت قرآن کے حوالہ سے ایک واقعہ تحریر کرتے ہیں:

”مرزا قادیانی کے بچھلے صاحبزادہ میاں بشیر احمد نے سیرۃ المہدی، جلد اول کے دو مقامات (ص 236 و 252) پر مولوی میر حسن صاحب سیالکوٹی کا ذکر کیا ہے۔ مولوی صاحب مرحوم مرے کالج سیالکوٹ میں عربی، فارسی اور اردو کے پروفیسر اور علامہ سر ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم کے استاد تھے۔ یاد رہے کہ علامہ مرحوم دراصل سیالکوٹ کے باشندہ تھے۔ لیکن عرصہ دراز سے لاہور میں بود و باش اختیار کر لی تھی۔ سیرۃ المہدی جلد اول کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی میر حسن صاحب مسیح قادیان کے خاص سیالکوٹی احباب میں سے تھے۔ اسی بنا پر ایک مرتبہ بشیر احمد صاحب نے سیرۃ المہدی کی تالیف کے وقت ان سے اپنے باپ کے وہ حالات دریافت کیے جو مرزا قادیانی کے قیام سیالکوٹ کے دوران میں ان کے علم و مشاہدہ میں آئے تھے۔ چنانچہ اس استدعا کے بموجب انہوں نے مرزا قادیانی کے چشم دید حالات لکھ بھیجے۔ چونکہ مولوی صاحب خدا نخواستہ مرزائی نہیں تھے، اس لیے قرینہ ہے کہ انہوں نے ہر قسم کے بھلے برے حالات بے کم و کاست لکھ بھیجے ہوں گے لیکن بشیر احمد صاحب نے ان میں سے صرف مفید مطلب چیزیں انتخاب کر لی ہوں گی۔ مثلاً مولوی میر حسن صاحب کا مندرجہ ذیل بیان جو ایک سیالکوٹی پروفیسر صاحب نے خاکسار راقم الحروف سے بیان کیا ”سیرۃ المہدی“ میں درج نہیں ہے اور نہ اس قسم کے واقعات کے اندراج کی کوئی توقع ہو سکتی تھی۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ مولوی میر حسن مرحوم کے سامنے مسیح قادیان کے سوانح حیات جو کسی مرزائی گم کردہ راہ نے ترتیب دیے ہوں گے پڑھے جا رہے تھے، ان میں لکھا تھا کہ مرزا قادیانی کے دل میں قرآن پاک کی بڑی عظمت تھی۔ یہ سن کر مولوی میر حسن صاحب مرحوم نے فرمایا کہ ”ہاں عظمت قرآن کا اندازہ اس سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ مرزا قادیانی کی تلاوت کا جو قرآن تھا، اس میں مرزا قادیانی نے خاتمہ قرآن پر یعنی سورہ ناس کے اختتام پر قوت باہ کا ایک نسخہ لکھ رکھا تھا۔“

(ریکس قادیان ص 55، 56 از مولانا محمد رفیق دلاوری)

قادیان کا نام قرآن مجید میں

مرزا قادیانی نے ایک کشف میں دیکھا کہ قادیان کا نام قرآن مجید میں درج ہے۔ مرزا قادیانی چونکہ نبوت و رسالت کا دعویٰ دار ہے، اس لیے اس کے کشف پر شک نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن کیا کیجئے کہ مسلمانوں کے قرآن میں قادیان کا ذکر نہیں ہے۔ مرزا قادیانی کا کشف ملاحظہ فرمائیں:

”اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے ان فقرات کو پڑھا

کہ انا انزلناہ قریناً من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو، لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔“

(ازالہ اوہام ص 40 مندرجہ روحانی خزائن ج 3 ص 140 از مرزا قادیانی)

کیا قادیانی بتا سکتے ہیں کہ قرآن مجید کی کس سورہ یا رکوع میں یہ آیت موجود ہے جس میں قادیان کا نام درج ہے؟ قادیانی کہتے ہیں کہ یہ کشف ہے۔ ظاہر ہے کہ نبی کا کشف اور خواب وحی ہوتا ہے۔

قرآن، مرزا قادیانی پر دوبارہ اترا

”ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ اسی لیے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ (مرزا قادیانی) کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ پر قرآن شریف اتارا جاوے۔“ (کلید المفصل صفحہ 173 از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

قرآن شریف، مرزا کی باتیں

”قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 77 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

مرزا کے الہامات، قرآن کی طرح

”میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں، اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پرنازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 220 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 220 از مرزا قادیانی)

قادیانیوں سے نزول ہے کہ وہ اپنی نمازوں اور عبادات میں مرزا قادیانی کے الہامات کیوں نہیں پڑھتے جبکہ مرزا قادیانی نے اسے قرآن کے مساوی قرار دیا ہے۔

”آنچہ من بشنوم ز وحی خدا
بخدا پاک دانش ز خطاء

بچوں	قرآن	منزہ	اش	دائم
از	خطابا	ہمیت		ایمانم
بخدا	ہست	ایں	کلام	بید
از	دہان	خدائے	پاک	وحید
آں	پھینے	کہ	بود	عیسیٰ را
بر	کلامے	کہ	شد	برو
دان	یقین	کلیم	بر	تورات
دان	یقین	ہائے	سید	سادات
کم	نیم	زاں	ہمہ	بروئے
ہر	کہ	گوید	دروغ	ہست
				لہین

ترجمہ: ”جو کچھ میں اللہ کی وحی سے سنتا ہوں۔ خدا کی قسم اسے ہر قسم کی خطا سے پاک سمجھتا ہوں۔ قرآن کی طرح میری وحی خطاؤں سے پاک ہے۔ یہ میرا ایمان ہے۔ خدا کی قسم یہ کلام مجید ہے، جو خدائے پاک یکتا کے منہ سے نکلا ہے جو یقین عیسیٰ کو اپنی وحی پر، موسیٰ کو تورات پر اور حضور ﷺ کو قرآن مجید پر تھا، میں انہرے یقین ان سب سے کم نہیں ہوں، جو جوٹ کہے وہ لعنتی ہے۔“

(نزل اسح صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477، 478 از مرزا قادیانی)

قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں

□ ”قرآن شریف جس آواز بلند سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے، ایک غایت درجہ کا غمی اور سخت درجہ کا نادان بھی اس سے بے خبر نہیں رہ سکتا۔ مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے۔ لیکن قرآن شریف کفار کو سنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے۔“

(ازالہ اوہام ص 26 مندرجہ روحانی خزائن ج 3 ص 115 از مرزا قادیانی)

□ ”ایسا ہی ظاہر ہے کہ کسی انسان کو حیوان کہنا بھی ایک قسم کی گالی ہے۔ لیکن قرآن شریف نہ صرف حیوان بلکہ کفار اور مکفرین کو دنیا کے تمام حیوانات سے بدتر قرار دیتا ہے..... ایسا ہی ظاہر ہے کہ کسی خاص آدمی کا نام لے کر یا اشارہ کے طور پر اس کو نشانہ بنا کر گالی دینا زمانہ حال کی تہذیب کے برخلاف ہے لیکن خدائے تعالیٰ نے قرآن شریف میں بعض کا نام ابولہب اور بعض کا نام سب اور خنزیر کہا اور ابو جہل تو خود مشہور ہے۔ ایسا ہی ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ بر بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں، استعمال کیے ہیں۔“

(ازالہ اوہام ص 28 مندرجہ روحانی خزائن ج 3 ص 116 (حاشیہ) از مرزا قادیانی)

احادیث رسول ﷺ کی توہین

”میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم رومی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔“

(اعجاز احمدی [ضمیمہ نزول اسحٰ] صفحہ 36 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 140 از مرزا قادیانی)

حرمین شریفین کی توہین

امت مسلمہ اس حقیقت کو بدل و جان تسلیم کرتی ہے کہ حرمین شریفین (مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ) کائنات ارضی کے سب سے محترم، مبارک اور مقدس مقامات ہیں۔ رب العزت کی تجلیات کا مرکز ارض حرم ہے تو اس کی رحمتوں کے نزول کی جگہ ارض مدینہ ہے۔ حدود حرم میں ایک نماز ادا کرنے پر ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔ جبکہ مسجد نبوی ﷺ میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے، حضرت ابن عمرؓ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اس کی طاقت رکھتا ہو کہ مدینہ طیبہ میں مرے، اسے چاہیے کہ وہیں مرے، اس لیے کہ میں اس شخص کا سفارشی ہوں گا جو مدینہ میں مرے گا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ میں اس کا گواہ بنوں گا۔“ (ترمذی، ابن ماجہ)

حج بیت اللہ اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک ہے جو عشق و جنون کا سفر ہے اور جس میں اللہ تعالیٰ کے بندے اپنی نیاز مندی کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہیں۔ محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے امتوں کے لیے ارض مدینہ کی زیارت بھی گویا اس مبارک سفر کا ایک حصہ ہے۔

لیکن دیکھیں کہ مرزا قادیانی جیسے شاطر، فریبی اور دولت انگلیفہ کے ایجنٹ نے کس طرح ان پاک شہروں کی توہین کی۔ اپنی جنم بھومی قادیان کا ان سے کس طرح جوڑ جوڑا بلکہ اسے قرآن میں مندرج قرار دے کر اسے مکہ و مدینہ سے بھی بہتر و افضل قرار دیا اور قادیان ہی کی زیارت کو حج سے تعبیر کر کے بیت اللہ اور مناسک حج کی شرمناک توہین کی۔

قرآن شریف میں تین شہروں کے نام

”اس بزرگشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلناہ قریبنا من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا یہ دیکھو، لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو

معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔“

(ازالہ اوہام (حاشیہ) حصہ اول صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 40 از مرزا قادیانی)

مسجد اقصیٰ کی توہین

□ ”مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے۔ مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ۔ اور یہ مبارک کا لفظ جو بیضہ مفعول اور قائل واقع ہوا، قرآن شریف کی آیت بار کنا حولہ کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سبحان الذی اسرى بعبدہ لیلًا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی بار کنا حولہ“

(خطبہ الہامیہ حاشیہ صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 21 از مرزا قادیانی)

□ ”والمسجد الاقصیٰ المسجد الذی بناہ المسیح الموعود فی القادیان“
مسجد اقصیٰ سے مراد وہ مسجد ہے جسے قادیان میں مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے بنایا۔

(خطبہ الہامیہ ص 25 مندرجہ روحانی خزائن ج 16 ص 25 از مرزا قادیانی)

□ ”معراج میں جو آنحضرت ﷺ مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے وہ مسجد اقصیٰ یہی ہے جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے جس کا نام خدا کے کلام نے مبارک رکھا ہے۔“

(خطبہ الہامیہ ص 22 مندرجہ روحانی خزائن ج 16 ص 22 از مرزا قادیانی)

□ قادیان کی مسجد کے بارے میں مرزا قادیانی کو الہام ہوا:
مَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا.

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص 82، 426 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

یہ قرآن مجید کی آیت ہے (آل عمران: 97) جو اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جو اس میں داخل ہو گیا، اسے امن مل گیا۔

قادیان کی فضیلت

”لوگ معمولی اور نقلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان میں آنا۔ ناقل)

نقلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر، کیونکہ سلسلہ آسانی ہے اور حکم ربانی۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 352 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 352 از مرزا قادیانی)

”زمینِ علق سے ارضِ حرم ہے
 اب محترم ہے
 ہجوم علق سے ارضِ حرم ہے“
 (درشبین صفحہ 52 از مرزا قادیانی)

مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ
 ”حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو بار بار یہاں نہیں
 آتے، مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے۔ پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا، وہ کاٹا جائے گا۔ تم ڈرو کہ
 تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے۔ پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا۔ آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا
 ہے۔ کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں۔“
 (حقیقۃ الروایہ صفحہ 46 از مرزا بشیر الدین محمود امین مرزا قادیانی)

اولیاء عظام و علماء کرام کی توہین

حضرات علماء کرام اور اولیاء عظام، اللہ تعالیٰ کی انسانی مخلوق کا نہایت بیش قیمت حصہ ہے۔
 ایسا حصہ جسے اللہ رب العزت نے خود اپنا دوست قرار دیا۔ انہیں ایمان و تقویٰ کا علمبردار بتلایا اور واضح
 فرمایا کہ دنیا و آخرت میں ہر قسم کی بشارتیں ان کے لیے ہیں۔ اہل علم کے لیے قرآن و سنت میں جا بجا
 تعریف آمیز کلمات ہیں اور کیوں نہ ہو کہ علم نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ اس سے کسی کو حصہ ملنا
 بڑی ہی سعادت ہے۔

علماء کی توہین و تذلیل کو حضور نبی کریم ﷺ نے بدترین جرم قرار دیا اور ایسے لوگوں کے
 متعلق واضح کیا کہ ان لوگوں کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن صد ہزار حیف مرزا قادیانی مردود پر کہ اس
 نے قریب الجہد اور قریب العصر نامور علماء و صلحاء کا نام لے لے کر انہیں مغلطات سنائیں اور برا بھلا
 کہا۔ بھلا ایسا آدمی اس قابل ہے کہ اسے کوئی منہ لگائے۔ حیرت ہے ان لوگوں پر جو اس کینے شخص کو
 نبی بنا کر بیٹھے ہیں۔

پر لے درجہ کی خباثت اور شرارت

”مختلف فرقوں کے بزرگ ہادیوں کو بدی اور بے ادبی سے یاد کرنا پر لے درجہ کی خباثت
 اور شرارت سمجھتے ہیں۔“

(براہین احمدیہ ص 102 مندرجہ روحانی خزائن ج 1 ص 92 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی، خاتم الاولیاء

”اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 70 از مرزا قادیانی)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی توہین

”سلطان عبدالقادر، اس الہام میں میرا نام سلطان عبدالقادر رکھا گیا کیونکہ جس طرح سلطان دوسروں پر حکمران اور افسر ہوتا ہے، اسی طرح مجھ کو تمام روحانی درباریوں پر افسری عطا کی گئی ہے۔ یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ ان کا تعلق نہیں رہے گا جب تک وہ میری اطاعت نہ کریں۔ اور میری اطاعت کا جو آ اپنی گردن پر نہ اٹھائیں۔ یہ اسی قسم کا فقرہ ہے جیسا کہ یہ فقرہ قدمی ہلدہ علی رقبۃ کل ولی اللہ یہ فقرہ سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا ہے جس کے معنی ہیں کہ ہر ایک ولی کی گردن پر میرا قدم ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 599 طبع چہارم، از مرزا قادیانی)

”حافظ نور محمد صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضور (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ میں نے خواب میں ایک مرتبہ دیکھا کہ سید عبدالقادر صاحب جیلانی آئے ہیں اور آپ نے پانی گرم کرا کر مجھے غسل دیا ہے اور نئی پوشاک پہنائی ہے اور گول کرے کی سیڑھیوں کے پاس کھڑے ہو کر فرمانے لگے کہ آؤ ہم اور تم برابر برابر کھڑے ہو کر قد ناپیں۔ پھر انہوں نے میرے بائیں طرف کھڑے ہو کر کندھے سے کندھا ملایا تو اس وقت دونوں برابر برابر رہے۔“

(سیرت الہدی جلد سوئم صفحہ 16 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کی توہین

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ نے مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد کے رد میں ایک محرکتہ لآراء کتاب ”سیف چشتیانی“ لکھی اور اسے مرزا قادیانی کو بھجوا دیا۔ مرزا قادیانی اسے پڑھ کر آپے سے باہر ہو گیا اور اول فول کہنے لگا۔ اس نے کہا:

”مجھے ایک کتاب کذاب (حضرت پیر مہر علی شاہ) کی طرف سے پہنچی ہے۔ وہ خبیث کتاب اور چھوکی طرح نیش زن۔ پس میں نے کہا کہ اے گولڑوہ کی زمین، تجھ پر لعنت۔ تو ملعون کے سبب سے ملعون ہو گئی پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔“

(اعجاز احمدی صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 188 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کی جنسی حالت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ قادیانی عقائد کے مخالفانہ

کتاب ملنے پر اس نے نہ صرف مصنف کو برا بھلا کہا بلکہ اس پورے علاقے اور اس کے مینوں کو بھی ملعون قرار دے ڈالا۔ جبکہ قادیانی جماعت کا نعرہ ہے: محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں۔

علماء کرام کی توہین

□ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کو

”عورتوں کی عار کہا۔“

(انچاز احمدی صفحہ 92 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 196 از مرزا قادیانی)

□ اہل حدیث راہنما مولانا محمد حسین بٹالوی کے متعلق لکھا کہ

”کذاب، منکبر، سربراہ گمراہان، جاہل، شیخ احمقان، عقل کا دشمن، بد بخت، طالع، بی

منحوس، لاف زن، شیطان، گمراہ شیخ مفتری۔“

(انجام آتھم صفحہ 241، 242 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 241، 242، 243 از مرزا قادیانی)

□ مولانا نذیر حسین دہلوی کے متعلق لکھا کہ

”وہ گمراہ اور کذاب ہے۔“

(انجام آتھم صفحہ 251 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 251 از مرزا قادیانی)

□ مولانا رشید احمد گنگوہی کے متعلق لکھا ہے کہ

”اندھا شیطان، گمراہ دیو، شقی، ملعون“

(انجام آتھم صفحہ 252 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 252 از مرزا قادیانی)

□ مولانا سعد اللہ کے بارے میں لکھا۔

”اور لٹمنوں میں ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں کہ ایک شیطان ملعون ہے۔ سفیہوں کا نطفہ،

بدگو ہے اور خبیث اور مفسد اور جھوٹ کو طمع کر کے دکھانے والا، منحوس ہے جس کا نام جاہلوں نے

سعد اللہ رکھا ہے۔“

(ہقیقۃ الوحی تترہ صفحہ 445 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 445 از مرزا قادیانی)

مسلمانوں کو گالیاں اور کفر کا فتویٰ

انبیاء علیہم السلام دنیا میں اللہ تعالیٰ کے نمائندے ہوتے ہیں اور وہ اپنے حلقہ نبوت کی دنیا

کو حق کی طرف بلا تے اور دعوت دیتے ہیں۔ کچھ، لوگ ان کی دعوت حق کو مان کر حلقہ اسلام میں

آ جاتے ہیں تو کچھ نامرادی کا طوق اپنے گلے میں باندھ لیتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کے اخلاق اتنے

عظیم اور بلند ہوتے ہیں کہ اپنے بدترین مخالفین کے خلاف بھی کبھی بدزبانی نہیں کرتے۔ یہ بات

نبوت کے مقام سے بہت فروتر ہے لیکن غلام ہندوستان میں غیروں کی ضروریات کی تکمیل کے لیے نبوت کا ڈھونگ رچانے والے آنجہانی مرزا قادیانی نے اپنے مخالفین کے خلاف جو زبان استعمال کی، وہ اس کا سب سے بڑا ثبوت ہے کہ مرزا قادیانی کا مقام انسانیت سے بھی کوئی تعلق نہیں۔ آئیے ملاحظہ فرمائیں کہ مرزا قادیانی اور اس کی ذریت نے مسلمانوں کے خلاف کیا ہرزہ سرائی کی ہے؟

ولد الحرام

”اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔“

(الواریہ اسلام صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 31 از مرزا قادیانی)

عیسائی، یہودی، مشرک

”جو میرے مخالف تھے، ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔“

(نزل اسح (حاشیہ) صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 382 از مرزا قادیانی)

بدکار عورتوں کی اولاد

”تلك كتب ينظر اليها كل مسلم بعين المحبة والموودة وينفع من معارفها ويقبلنى و يصدق دعوتى. الا ذرية البغايا.“

ترجمہ ”میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر رٹھیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 547، 548 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 547-548 از مرزا قادیانی)

”اصل عبارت عربی میں ہے۔ اس کا ترجمہ ہم نے لکھا ہے۔ مرزا کے الفاظ یہ ہیں الا ذریۃ البغایا۔ عربی کا لفظ البغایا جمع کا صیغہ ہے۔ واحد اس کا بغیۃ ہے جس کا معنی بدکار، قاحشہ، زانیہ ہے..... خود مرزا قادیانی نے خطبہ الہامیہ صفحہ 49 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 16) میں لفظ بغایا کا ترجمہ بازاری عورتیں کیا ہے..... اور ایسے ہی انجام آتھم کے صفحہ 282 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 ص 282)..... نور الحق حصہ اول صفحہ 123 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 163) میں لفظ بغایا کا ترجمہ نسل بدکاران، زناکار، زن بدکار وغیرہ کیا ہے۔

مرد خنزیر، عورتیں کتیاں

”دشمن ہمارے بیانوں کے خنزیر ہو گئے۔ اور ان کی عورتیں کتلیوں سے بڑھ گئی ہیں۔“

(نجم الہدیٰ صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 153 از مرزا قادیانی)

مرزا کو نہ ماننے والا پکا کافر

”ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمدؐ کو نہیں مانتا اور یا محمدؐ کو مانتا ہے پر مسیح موعودؑ کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔“

(کلمہ الفصل صفحہ 110 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کا انکار کفر

□ ”اب معاملہ صاف ہے، اگر نبی کریمؐ کا انکار کفر ہے تو مسیح موعودؑ کا انکار بھی کفر ہونا چاہیے۔ کیونکہ مسیح موعودؑ نبی کریمؐ سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے اور اگر مسیح موعودؑ کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریمؐ کا منکر بھی کافر نہیں کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپؐ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں جس میں بقول حضرت مسیح موعودؑ آپؐ کی روحانیت اتویٰ اور اکمل اور اشد ہے، آپؐ کا انکار کفر نہ ہو۔“

(کلمہ الفصل صفحہ 146، 147 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

□ ”خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا، وہ مسلمان نہیں ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 519 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

□ ”اس الہام کی تشریح میں حضرت مسیح موعودؑ نے الدین کفر و غیر احمدی مسلمانوں کو قرار دیا ہے۔“

(کلمہ الفصل صفحہ 143 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

خواہ نام بھی نہیں سنا

□ ”کل مسلمان جو حضرت مسیح موعودؑ (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ (مرزا قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔“

(آئینہ صداقت صفحہ 35 مندرجہ انوار العلوم ج 6 ص 110 از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)

□ ”جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 280 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

مسلمانوں سے نفرت اور معاشرتی بائیکاٹ

مرزائیوں کا عجب معاملہ ہے کہ وہ ایک طرف تو مسلمانوں سے یہ تقاضا کرتے ہیں کہ انہیں اپنا حصہ سمجھا جائے، انہیں برابر کے حقوق ملیں اور مسلمان معاشرہ بندگانِ انسان سے مل جا کر رہیں۔ اس کو آپ حقیقت کا نام دیں گے یا منافقت کا کہ ان کی یہ جملہ خواہشیں اور جملہ تقاضے ان کے گرد اور ان کے پسماندگان کی تعلیمات کے خلاف ہیں۔

قادیانی تعلیمات میں شادی بیاہ سے لے کر جنازہ اور تدفین تک جملہ معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور انقطاع کی تعلیم ہے اور اس پر بھرپور زور دیا گیا ہے کہ مسلمانوں سے کسی قسم کا معاملہ نہ رکھیں حتیٰ کہ ان کے مصوم بچوں کا جنازہ تک نہ پڑھیں۔ مرزا قادیانی کے سلسلہ کے تمام لوازم اور مناسبات کو دیکھتے ہوئے اس امر کا فیصلہ کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی کہ وہ اپنے پیروؤں کو تمام مسلمانوں سے ایک الگ امت بنانے میں کسی درجہ ساعی و کوشاں ہیں۔

سوال یہ ہے کہ جب مرزا قادیانی اور اس کی ”ذریعہ البغایا“ کی تعلیمات یہ ہیں تو پھر وہ مسلمانوں سے باہمی روابط کا کیوں مطالبہ اور تقاضا کرتے ہیں؟ ان دو غلطے اور منافقانہ رول کا اندازہ کرنے کے لیے درج ذیل تحریرات سب سے بڑا ثبوت ہے۔ حسب ذیل تصریحات ملاحظہ فرمائیں:

مسلمانوں سے اختلاف

”حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف اوقاتِ مسیح یا اور چند مسائل میں ہے آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔“

(خطبہ جمعہ مرزا ابوالخیر الدین خلیفہ قادیان، مندرجہ اخبار ”الفضل“ قادیان، 19ج، نمبر 13، مورخہ 30 جولائی 1931ء)

مسلمانوں سے تعلقات حرام

”ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریمؐ نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔“

غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں، ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا، ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا، اب بانی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں، ایک دینی، دوسرے دنیوی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادتِ خدا کا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ڈگریہ رشتہ و ناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لیے حرام قرار دیئے گئے۔

اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔ اور اگر یہ کہو کہ غیر احمدیوں کو سلام کیوں کہا جاتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریمؐ نے یہود تک کو سلام کا جواب دیا ہے۔“

(کلمہ الفصل صفحہ 169، 170 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

مسلمانوں کے پیچھے نماز قطعی حرام

”خدا نے مجھے اطلاع دی ہے، تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی منکر اور مکذب یا مترد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 318 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

غیروں کے پیچھے نماز

”کسی نے سوال کیا کہ جو لوگ آپ کے مرید نہیں، ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے آپ نے اپنے مریدوں کو کیوں منع فرمایا ہے؟ حضرت نے فرمایا:

”جن لوگوں نے جلد بازی کے ساتھ بدظنی کر کے اس سلسلہ کو جو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے، رد کر دیا ہے، اور اس قدر نشانوں کی پروا نہیں کی اور اسلام پر جو مصائب ہیں، اس سے لاپرواہ پڑے ہیں، ان لوگوں نے تقویٰ سے کام نہیں لیا اور اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے۔ انما یستقبل اللہ من العتقین (المائدہ: 28) خدا صرف متقی لوگوں کی نماز قبول کرتا ہے۔ اس واسطے کہا گیا ہے کہ ایسے آدمی کے پیچھے نماز نہ پڑھو جس کی نماز خود قبولیت کے درجہ تک پہنچنے والی نہیں۔“

(ملفوظات احمدیہ جلد اول صفحہ 449 از مرزا قادیانی)

غیروں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کی حکمت

”صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بہتری اور نیکی اسی میں ہے اور اسی میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے۔ دیکھو دنیا میں روٹھے ہوئے اور ایک دوسرے سے ناراض ہونے والے بھی اپنے دشمن کو چار دن منہ نہیں لگاتے اور تمہاری ناراضگی اور روٹھنا تو خدا کے لیے ہے۔ تم اگر ان میں رلے ملے رہے تو خدا تعالیٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے، وہ نہیں رکھے گا۔ پاک جماعت جب الگ ہو، تو پھر اس میں ترقی ہوتی ہے۔“

(ملفوظات احمدیہ جلد اول صفحہ 525 از مرزا قادیانی)

مسلمانوں کی نماز جنازہ

”اب ایک اور سوال رہ جاتا ہے کہ غیر احمدی حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے، اس لیے

ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے، لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے، وہ تو مسیح موعود کا مکلر نہیں۔ میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا؟ اور کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جو ماں باپ کا مذہب ہوتا ہے، شریعت وہی مذہب ان کے بچہ کا قرار دیتی ہے۔ پس غیر احمدی کا بچہ بھی غیر احمدی ہی ہوا۔ اس لیے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہیے۔“ (انوار خلافت صفحہ 93 مندرجہ انوار العلوم، ج 3 ص 150 از مرزا بشیر الدین محمود)

مسلمانوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے اور انہیں قادیانی لڑکیوں کا رشتہ نہ دینے کے متعلق احکامات

□ چنانچہ حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

”یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے، تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکلر یا کذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تمہیں میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کا ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ امامکم منکم یعنی جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں، بالکل ترک کرنا پڑے گا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔“

دوسری ہدایت جو آپ نے اپنی جماعت کے لیے جاری فرمائی، وہ احمدیوں کے رشتہ ناطہ کے متعلق تھی۔ اس وقت تک جیسا کہ احمدیوں اور غیر احمدی مسلمانوں کی نماز مشترک تھی یعنی احمدی لوگ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتے تھے، اسی طرح باہمی رشتہ ناطہ کی بھی اجازت تھی یعنی احمدی لڑکیاں غیر احمدی لڑکوں کے ساتھ بیاہ دی جاتی تھیں مگر 1898ء میں حضرت مسیح موعود نے اس کی بھی ممانعت فرمادی اور آئندہ کے لیے ارشاد فرمایا کہ کوئی احمدی لڑکی، غیر احمدی مرد کے ساتھ نہ بیاہی جائے۔ یہ اس حکم کی ایک ابتدائی صورت تھی جس کے بعد اس میں مزید وضاحت ہوتی گئی اور اس حکم میں حکمت یہ تھی کہ طبعاً اور قانوناً ازدواجی زندگی میں مرد کو عورت پر انتظامی لحاظ سے غلبہ حاصل ہوتا ہے پس اگر ایک احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ بیاہی جائے تو اس بات کا قوی اندیشہ ہو سکتا ہے کہ مرد، عورت کے دین کو خراب کرنے کی کوشش کرے گا اور خواہ اسے، اس میں کامیابی نہ ہو لیکن بہر حال یہ ایک خطرہ کا پہلو ہے جس سے احمدی لڑکیوں کو محفوظ رکھنا ضروری تھا۔ علاوہ ازیں چونکہ اولاد عموماً باپ کی تابع ہوتی ہے اس لیے اس قسم کے رشتوں کی اجازت دینے کے یہ معنی بھی بنتے ہیں کہ ایک احمدی لڑکی کو اس غرض سے غیر احمدیوں کے سپرد کر دیا جائے کہ وہ اس کے ذریعہ غیر احمدی اولاد پیدا کریں۔ اس قسم کی وجوہات کی بنا پر آپ نے آئندہ کے لیے یہ ہدایت جاری فرمائی کہ گو حسب ضرورت غیر احمدی لڑکی کا رشتہ لیا جاسکتا ہے مگر کوئی احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ نہ بیاہی جائے بلکہ احمدیوں کے رشتے صرف آپس میں ہوں۔“

(سلسلہ احمدیہ صفحہ 84، 85 از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

□ ”ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔“

(انوار خلافت صفحہ 90 مندرجہ انوار العلوم ج 3 ص 148 از مرزا بشیر الدین محمود)

مرزا نے اپنے بیٹے کا جنازہ نہ پڑھا

”آپ (مرزا قادیانی) کا ایک بیٹا فوت ہو گیا جو آپ کی زبانی طور پر تصدیق بھی کرتا تھا، جب وہ مرزا تو مجھے یاد ہے، آپ ٹہلتے جاتے اور فرماتے کہ اس نے کبھی شرارت نہ کی تھی۔ بلکہ میرا فرمانبردار ہی رہا ہے۔ ایک دفعہ میں سخت بیمار ہوا اور شدت مرض میں مجھے غش آ گیا، جب مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ میرے پاس کھڑا نہایت درد سے رو رہا تھا۔ آپ یہ بھی فرماتے کہ یہ میری بڑی عزت کیا کرتا تھا۔ لیکن آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔ حالانکہ وہ اتنا فرمانبردار تھا کہ بعض احمدی بھی اتنے نہ ہوں گے۔ محمدی بیگم کے متعلق جب جھگڑا ہوا تو اس کی بیوی اور اس کے رشتہ دار بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ حضرت صاحب نے اس کو فرمایا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔ اس نے طلاق لکھ کر حضرت صاحب کو بھیج دی کہ آپ کی جس طرح مرضی ہے، اسی طرح کریں۔ لیکن باوجود اس کے جب وہ مرزا تو آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔“

(انوار خلافت صفحہ 91 مندرجہ انوار العلوم ج 3 ص 149 از مرزا بشیر الدین محمود)

مرزا قادیانی کا بیٹا فضل احمد سمجھتا تھا کہ اس کے والد نے نبوت کا دعویٰ کر کے امت مسلمہ سے غداری کی ہے، اس لیے اس نے اپنے باپ کے ”دعویٰ نبوت“ کو کبھی تسلیم نہیں کیا جس کی بناء پر مرزا قادیانی نے اپنے فرماں بردار بیٹے کا نماز جنازہ نہ پڑھا کیونکہ وہ اپنے بیٹے کو غیر مسلم سمجھتا تھا۔

مسلمانوں کو لڑکی دینا

”ایک اور بھی سوال ہے کہ غیر احمدیوں کو لڑکی دینا جائز ہے یا نہیں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔ آپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریاں کو پیش کیا۔ لیکن آپ نے اس کو یہی فرمایا کہ لڑکی کو بھائے رکھو لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو۔ آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے دی تو حضرت خلیفہ اول نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا۔ اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی۔ باوجودیکہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔“

(انوار خلافت صفحہ 93، 94 مندرجہ انوار العلوم ج 3 ص 151 از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)

آج کل قادیانی پوری قوت کے ساتھ ختم نبوت پر حملہ آور ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں بے شمار گستاخیوں پر مشتمل لٹریچر باقاعدگی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے، اور پوری آزادی کے ساتھ مسلمانوں میں تقسیم ہو رہا ہے۔ قادیانی اپنی مذموم کارروائیوں کے ساتھ ملت اسلامیہ کو ختم اور شیخ اسلام کو بھگانا چاہتے ہیں..... جبکہ ہم خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں..... خواب غفلت کے مزے لوٹ رہے ہیں..... سوچیے! شافعی مشر حضور نبی کریم ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے ہم کب بیدار ہوں گے؟ اسلام کی غیرت اور لاج کے لیے کب متحرک ہوں گے؟ عقیدہ ختم نبوت پر پے در پے حملوں سے بچاؤ کے لیے کب میدان کارزار میں اتریں گے؟ نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام اور اہل بیت عظام کی بے حرمتی اور ان کی عزتوں کو پامال کرنے والے بدبختوں کے خلاف کب ایک آہنی دیوار بن کر کھڑے ہوں گے؟ یاد رکھیے! جس جگہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت پر ڈاکا زنی ہو رہی ہو، وہاں ختم نبوت کی حفاظت کرنا آپ کا فرض عین ہے، اس سے ذرا سا بھی اعراض کرنا خود کو حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے محروم کرنے کے مترادف ہے۔

تحفظ ختم نبوت اور جنت الفردوس لازم و ملزوم ہے۔ اس حقیقت میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کام کرنے والا ہر شخص جنتی ہے۔ دلیل اس کی یہ ہے کہ جب مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار جہنم میں ہوں گے اور فرض کریں کہ وہاں تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے والا کوئی شخص بھی موجود ہو تو مرزا قادیانی اس شخص کو طعنہ دے گا کہ ”میں تو جھوٹے دعویٰ نبوت کے جرم میں یہاں آیا ہوں۔ تم دنیا میں میرے دعویٰ کی تکذیب اور سرکوبی میں پیش پیش تھے، تمہیں کیا ملا؟ میں دعویٰ نبوت کے جرم میں جہنمی اور تم تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے پر جہنمی، تو پھر فرق کیا ہوا؟“ خدا کی قسم! ایسا ممکن ہی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب مکرم ﷺ کو یہ گوارا ہی نہیں کہ کوئی شخص تحفظ ختم نبوت کا کام کرے اور وہ جہنم میں جائے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے ایک ارشاد پاک کا مفہوم ہے ”اگر کسی نے ہم پر کوئی احسان کیا ہے تو ہم نے اس کا بدلہ دے دیا ہے سوائے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے کہ ان کے احسانات کا بدلہ قیامت کے دن اسے اللہ تعالیٰ دے گا۔“ یہ قاعدہ و قانون اب بھی موجود ہے۔ آج بھی اگر کوئی شخص حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت اور عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے کام کرتا ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے اس فعل سے نہ صرف بے حد خوش ہوتے ہیں بلکہ آپ ﷺ، اس شخص کے اس احسان کا بدلہ قیامت کے دن اپنی شفاعت کے ذریعے ادا فرمائیں گے..... ایک گنہگار امتی کو اس سے بڑھ کر اور کیا انعام چاہیے! آئیے تحفظ ختم نبوت کی روشنی کو پھیلایئے..... شفاعت محمدی ﷺ آپ کی منتظر ہے۔



اپیل

قادیانی اپنے کفر و ارتداد پر مبنی لٹریچر لاکھوں کی تعداد میں چھپوا کر پوری دنیا میں تقسیم کر رہے ہیں۔ اس سال دین اسلام کے ان لٹیروں نے دو ارب ساٹھ لاکھ روپے کی خطیر رقم اپنے اس قبیح دھندے کے لیے مختص کر دی ہے۔ قادیانی ہمارے نوجوانوں کو دام فریب میں پھنسا کر مرتد بنا رہے ہیں۔ ان کا رشتہ سرکارِ دو عالم نبی مکرم ﷺ سے توڑ کر جھوٹے مدعی نبوت اور گستاخ رسول آ نجمنی مرزا قادیانی سے جوڑ رہے ہیں۔ لہذا اس نازک صورت حال سے نپٹنے کے لیے حضور سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کے محترم حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ اس پمفلٹ کو چھپوا کر مفت تقسیم کریں تاکہ امت مسلمہ کی نئی نسل فقہ قادیانیت سے آگاہ ہو سکے اور کسی کی متاع ایمان نہ لٹ سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حشر کی ہولناکیوں میں شافع محشر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔ (آمین) نوٹ: نئی کتابت کروانے کی کوئی ضرورت نہیں، بیڑ پیپر پر عکس لے کر شائع فرمائیں۔

طالب شفاعت محمدی ﷺ بروز محشر

چوہدری محمد اشفاق۔ کوٹ لہناداس، ننکانہ صاحب

شیزان کا بائیکاٹ کیجئے

شیزان گستاخان رسول ﷺ مرزائیوں کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ اس کی آمدنی کا ایک کثیر حصہ دارالکفر ربوہ جاتا ہے۔ مسلمان اپنی کم علمی کی بنا پر اس کے مشروبات اور دیگر مصنوعات خرید کر کم از کم 25 پیسے فی روپیہ ربوہ فنڈ میں جمع کرواتے ہیں اور اس طرح اپنے آقا و مولا حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، دین اسلام اور وطن عزیز پاکستان کی مخالفت کے بھیا تک جرم میں شریک ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ شیزان کی تمام اشیاء حرام اور محرم اٹھزیر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ معروف سابق قادیانی مرزا احمد حسین نے ہولناک انکشاف کرتے ہوئے کہا تھا کہ شیزان کمپنی کے مالک شاہنواز قادیانی کی خصوصی ہدایت پر اس کی تمام مصنوعات میں ربوہ کے نام نہاد ہشتی مقبرہ کی ناپاک مٹی بطور تبرک استعمال ہوتی ہے۔ لہذا شیزان کی تمام تر مصنوعات اور اس کے دیگر اداروں کا مکمل بائیکاٹ ہر غیر مسلمان عاشق رسول ﷺ کا دینی و ملی فرض ہے۔ علاوہ ازیں اگر آپ کی نظر میں کوئی دوسری قادیانی کمپنی یا آپ کے شہر میں کوئی دکان ہے تو اس کا بھی بائیکاٹ کیجئے۔

یہ پمفلٹ پڑھ کر اپنے کسی دوسرے مسلمان بھائی کو مطالعہ کے لیے دے دیں۔ فقہ قادیانیت سے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے 5 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کر کے لٹریچر ہم سے مفت حاصل کریں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ننکانہ صاحب، فون: 056-2874812